رسول ﷺ کے مجرم کون ہیں۔۔۔۔۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

تمہید

خواتین وحضرات!

قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ہر امت سے صرف ایک گواہ نکال کر لائیں گے۔ایک گواہ۔یہ ایک گواہ صرف اس امت کا رسول ہوگا۔اور ہم پر گواہ رسول ﷺ ہوں گے۔کیونکہ سچی وحی صرف رسول ﷺ کے پاس ہے۔اسی طرح رسول ﷺ سے پہلے آنے والے رسولوں کے پاس بھی وحی ہوتی ہے۔اور یہی سچی بات ہوتی ہے۔قیامت والے دن لوگوں پتہ چل جائے گا۔ کہ سچی بات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور جو نام نہاد امام اور فرقہ پرست جھوٹی باتیں وہ بنایا کرتے تھے وہ ان سے گم ہو جائیں گی۔

سورہ قصص۔آیت 75۔پارہ 20

اور ہر امت میں سے ہم ایک گواہ نکال لائیں گے پھر ہم کہیں گے کہ اپنی اپنی دلیلیں پیش کرو پس ان کو معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور جو کچھ جھوٹی باتیں وہ بنایا کرتے تھے وہ ان سے گم ہو جائیں گی۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دو آنکھیں دیں ہیں۔تاکہ وہ دنیا میں ذلیل وخوار نہ ہو۔اور باعزت طریقے سے کہیں بھی آجا سکے۔ان آنکھوں کو وہ دنیا میں اپنے مطلب کے لیے تو استعمال کرتا ہے۔مگر اس لیے استعمال نہیں کرتا۔کہ قرآن پاک سے سچ اور ایمان تلاش کرے۔اور قرآن پاک کا سچ لوگوں کو دکھائے۔اور خود بھی دیکھے۔البتہ فرقہ پرست اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کی خاطر قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے بہت محنت کرتے ہیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رکھا ہے۔اور اب حالت یہ ہوگئی ہے۔کہ کوئی قرآن پاک کا نام لینے والا نہیں رہا۔کوئی قرآن پاک کی بات کرے تو فوراً اس سے پوچھا جاتا ہے۔کہ کیا آپ حدیث کو نہیں مانتے۔تو پھر تو آپ مرتد ہو گئے اور مرتد کی سزا تو صرف قتل ہے۔یہ ایک طریقہ ہے۔قرآن پاک کے موضوع کو بدلنے کا۔تاکہ کوئی قرآن پاک کا نام نہ لے سکے۔کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں۔کہ تم تو صرف اپنے فرقے کی حدیثوں کو مانتے ہو۔باقی جو بہتر فرقوں کی حدیثوں کو نہیں مانتے تو کیا تم مرتد نہیں ہو۔یہ لوگ ایک دوسرے کی حدیثوں کو نہیں مانتے۔اور اس طرح اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے کے لیے بہت محنت کر رہے ہیں۔اور قرآن پاک کا سیدھا سادہ سچ لوگوں کے لیے معمہ بنا دیا گیا۔آئیں قرآن پاک سے ایسے نام نہاد مفسروں اور ان کی اطاعت کرنے والے اندھوں کو دیکھتے ہیں۔کہ کس طرح قرآن پاک پر عمل نہ کر کے رسول ﷺ کے مجرم بن چکے ہیں۔

جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے۔یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

سورہ فرقان۔آیت 30 تا 31۔پارہ 19

رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا۔یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے ہم نے کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور رہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات !

آئیں اس ایت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔ یہ آیات قیامت والے دن کے بارے میں ہیں۔ جب لوگ اپنے ہاتھ چبائیں گے۔ اورافسوس کریں گے۔ کہ ہم رسول ﷺ کا راستہ یعنی قرآن پاک کیوں چھوڑا اورافسوس کرے گا۔ کہ میں نے فلاں کو دوست کیوں بنایا اس نے قرآن پاک آجانے کے بعد مجھے اس سے گمراہ کر دیا۔۔ کیونکہ قرآن پاک سے گمراہ کرنے والے لوگ رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

سورہ فرقان۔ آیت 25 تا 31۔ پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگا تار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔ اور کہے گا۔ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ ہائے میری کمبختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔ کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔ اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔ اس نے تو میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسول گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں

سورہ انعام آیات 109 تا 112 پارہ 8

اور وہ اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ اگر انکے پاس کوئی معجزہ آجائے۔ تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اور تمھیں کیا معلوم ہے۔ کہ اگر وہ معجزے آبھی جائیں۔ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اورہم اُنکے دلوں اور آنکھوں کو اُلٹ دیں گے۔ جیسے پہلی مرتبہ وہ قرآن پاک پر ایمان نہیں لائے تھے۔ اور ہم اُنہیں اُن کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔ اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے اور اور مُردے اُن سے باتیں کرتے۔ اور ہر چیز اُن کے سامنے لاکر جمع کر دیتے۔ تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ ہاں البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ جاہل ہیں۔ اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن شیطان پیدا کیے۔ جو انسان اور جن تھے۔ اور وہ ایک دوسرے کو جھوٹی باتیں دھوکہ دینے کو سناتے رہتے ہیں۔ اور آپ کا رب چاہتا۔ تو وہ یہ کام نہ کرسکتے۔ پس آپ ﷺ انہیں اور جھوٹ بنانے والے کو چھوڑ دیجیے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے کہا۔ کہ آپ معجزہ لے آئیں تو ہم اس قرآن پاک پر ایمان لے آئیں گے۔ یعنی قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا سچا کلام مان لیں گے۔ اور اس کی اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور انکے فرمائیشی معجزے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے دل اور انکھوں کو اُلٹ دیں۔ جیسے کہ وہ پہلے قرآن پر ایمان نہیں لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر رسول ﷺ ان کے لیے دنیا بھر کی چیزیں بھی لے آئیں۔ تو یہ اس قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اور بات ہے۔ اس طرح شیطان جو انسان اور جن دونوں ہوتے ہیں۔ جو ہر نبی کے دشمن ہوتے ہیں۔ اب جو قرآن پاک کی بات کو نہ مان کر فرقے بنائیں گے۔ وہ نبی ﷺ کے دشمن ہیں۔ اور شیطان ہیں۔

جس طرح آپ ﷺ کے زمانے میں کافر ایمان نہیں لائے تھے۔ اسی طرح یہ نام نہاد مفسر بھی ایمان نہیں لائے۔ اور اُن ہی لوگوں کی طرح معجزوں کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔

خواتین وحضرات !

نام نہاد امام اور فرقہ پرست سمجھتے ہیں کہ وہ دین کی بہت خدمت کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔

فرقہ پرستوں کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں ہے۔ کہ انہوں نے فرقے کیوں بنائے ہیں

بس وہ بہت خوش ہیں کہ وہ دین کا کام کررہے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگوں کے سامنے قرآن پاک بیان نہیں کرتے۔ ایسے تمام فرقہ پرستوں کو اللہ تعالیٰ جواب دے رہیں ہیں۔ کہ انکے لیے دردناک عذاب ہے۔

آل عمرآن آیات 187 تا 188 پارہ 4

اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لیا جو کتاب یعنی قرآن پاک انہیں دیا گیا تھا۔ کہ تم نے اسے ضرور وضاحت سے بیان کرنا ہے۔ اور اسے چھپانا نہیں ہے۔ تو انہوں نے اس عہد کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اور انہوں نے بہت تھوڑی قیمت کے بدلے بیچ دیا۔ بہت برا ہے جو وہ لیتے ہیں۔ آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ ان کو جو خوش ہوتے ہیں جو اس بات سے جو

وہ کرتے ہیں۔ پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔ وہ کام جوانہوں نے نہیں کیا۔ تو آپ یہ خیال نہ کریں۔ کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔ اور انکے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لیا جو کتاب یعنی قرآن پاک انہیں دیا گیا تھا۔ کہ تم نے اسے ضرور وضاحت سے بیان کرنا ہے۔ اور اسے چھپانا نہیں ہے۔ تو انہوں نے اس عہد کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اور انہوں نے بہت تھوڑی قیمت کے بدلے بیچ دیا۔ بہت برا ہے جو وہ لیتے ہیں ۔

آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ ان کو جو خوش ہوتے ہیں جو اس بات سے جو وہ کرتے ہیں۔ پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔ وہ کام جوانہوں نے نہیں کیا۔ تو آپ یہ خیال نہ کریں۔ کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پیغام اُن لوگوں کے نام بھی ہے۔ جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ جنہوں نے قرآن پاک کو چھپایا مثلاً اہل کتاب جو چھپانے کے ساتھ ساتھ آیات کو سمجھنے کے بعد بدل دیتے تھے اور یہ پیغام قیامت تک آنے والے نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے نام بھی ہے۔ کہ وہ خود کو بہت مبارک خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو جس کام کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ انہوں نے کیا ہی نہیں۔ یہ بڑے خوش ہیں۔ حالانکہ انہوں نے اطیع الرسول کی آڑ میں قرآن پاک کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور وضاحت سے قرآن پاک بیان ہی نہیں کیا۔ تو آپ یہ خیال نہ کریں۔ کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔ بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست بڑے خوش ہیں کہ وہ دین کی خدمت کررہے ہیں۔ حالانکہ رسول ﷺ نے انہیں قرآن پاک دیا تھا قرآن پاک کا پیغام دیا تھا انہوں نے یہ پیغام تو لوگوں تک پہنچایا ہی نہیں پھر وہ کس کارنامے پر خوش ہوتے ہیں۔ جو فرقوں کی غلامی پر وہ لوگوں کو مجبور کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اس کام پر خوش ہیں

ایسے لوگوں کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا تعلق ہی ختم کردیا ہے۔ ان لوگوں کا تو رسول ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں۔ خامخواہ ہی اپنی نظروں میں مبارک بنے بیٹھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ انعام آیت 159 پارہ نمبر 8 میں فرماتے ہیں بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ فرقہ بنانے والوں سے نبی ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کردیا تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے بعد یہ کفر کس طرح سے جاری وساری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فرقہ پرست قرآن پاک سے مرتد ہوچکے ہیں۔

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا ان نام نہاد مفسروں کو اپنا معبود سمجھتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے پھر گیا ہے یعنی مرتد ہوگیا ہے۔ قرآن سے مرتد ہوگیا رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہوگیا ہے۔ تو اسی بات کے لیے قیامت کا دن یعنی دین کا دن مقرر ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں اپنا فیصلہ سنائے گا۔ اگر یہ لوگ رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام لوگوں تک پہنچاتے۔ تو یہ رسول ﷺ کی اطاعت تھی۔ کیونکہ رسول ﷺ قیامت تک کے لیے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ جبکہ نام نہاد مفسروں نے لوگوں تک اپنے باپ دادا کا پیغام پہنچایا ہے۔ اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ رسول ﷺ کی اطاعت تب تھی جب یہ قرآن پاک کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے۔ قرآن پاک کے مطابق کسی رسول نے بھی فرقوں کی غلامی کا درس نہیں دیا ہے۔ بلکہ سب رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا ہے اور رسول ﷺ نے بھی ایک رب کی غلامی کا درس دیا۔

سورہ یونس آیات 11 تا 17 پارہ 11

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پہلو پر بیٹھے ہوئے۔ اور کھڑے ہر حالت میں ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم ان کی تکلیف دور کردیتے ہیں۔ تو یوں چل دیتا ہے۔ گویا اس نے ہمیں اس تکلیف میں پکارا ہی نہ تھا۔ اس طرح حد سے نکل جانے والوں کو ان کے اعمال اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اور ہم نے پہلے بھی بہت سی قوموں کو جنہوں نے ظلم

کیا تھا۔ ہلاک کردیا۔ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ مگراس پر وہ ایسے نہ تھے کہ وہ ایمان لے آتے۔ مجرموں کو ہم اس طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

۔ پھر ان کے بعد ہم نے تمھیں زمین میں جانشین بنایا۔ تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

۔ اور جب ان پر ہماری واضح والی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ جو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے۔ تو کہتے ہیں۔ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ۔ یا اس میں تبدیلی کردو۔ آپ ﷺ کہیے۔ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں تبدیلی کردوں۔ میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمائی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ آپ کہیے اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا۔ اور نہ ہی اللہ تمیں اس سے آگاہ کرنا۔ میں نے اس سے پہلے تمہارے درمیان اپنی عمر کا بڑا حصہ گزار ہے۔ پھر بھی تم سوچتے نہیں۔

پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلاتے۔ ایسے مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ جو حد سے نکلنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ پہلی قسم میں اللہ تعالیٰ نے پہلی امتوں کا زکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور ہم نے پہلے بھی بہت سی قوموں کو جنھوں نے ظلم کیا تھا۔ ہلاک کردیا۔ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ مگراس پر وہ ایسے نہ تھے کہ وہ ایمان لے آتے۔ مجرموں کو ہم اس طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ یعنی جب ان کے پاس رسول واضح دلائل یعنی معجزے سمیت کتاب لے کر آئے۔ تو لوگوں نے انہیں رد کردیا۔ اس ظلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کردیا۔ پھر اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کی امت کے بارے میں بات کررہے ہیں۔ یعنی ہماری بات کررہے ہیں۔ کہ پھر ان کے بعد ہم نے تمھیں زمین میں جانشین بنایا۔ تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ رسول ﷺ کی امت نے رسول ﷺ کے ساتھ یہ رویہ کیا۔ اللہ تعالیٰ دکھا رہے ہیں۔ یعنی بتا رہے ہیں۔

۔ اور جب ان پر ہماری واضح والی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ جو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے۔ تو کہتے ہیں۔ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ۔ یا اس میں تبدیلی کردو۔ آپ ﷺ کہیے۔ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں تبدیلی کردوں۔ میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمائی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ آپ کہیے اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا۔ اور نہ ہی اللہ تمیں اس سے آگاہ کرنا۔ میں نے اس سے پہلے تمہارے درمیان اپنی عمر کا بڑا حصہ گزار ہے۔ پھر بھی تم سوچتے نہیں۔

پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلاتے۔ ایسے مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے۔

خواتین وحضرات

پہلی امتوں کی طرح رسول ﷺ کی امت نے بھی واضح دلائل والی آیات یعنی قرآن پاک کو قبول نہ کیا اور رسول ﷺ سے مختلف تقاضے کیے۔

اور آج رسول ﷺ کے مجرموں کا یہ حال ہے کہ انہوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں قرآن بدل دیا ہے۔ ایسے مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے۔ اور ہلاک ہوں گے۔ حالانکہ رسول ﷺ نے ان کو بتایا کہ وہ صرف وحی کی اطاعت کرتے ہیں۔ مگر یہ رسول ﷺ کے مجرم بن چکے ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک کو اندھوں کی طرح ہی پڑھا جارہا ہے۔ اور رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کررہے۔ رسول ﷺ کی اطاعت تو یہ تھی کہ انہوں نے قرآن پاک کی اطاعت کی تھی تو لوگ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرتے۔

سورہ البقرہ۔ آیات 170 تا 171۔ پارہ 2

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگر ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ وہ ہدایت پر ہوں اور کافروں کی مثال اس کی طرح ہے جو ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے جو سوائے پکارنے اور آواز کے کچھ بھی نہیں سنتے۔ اس طرح یہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں تمام فرقہ پرست وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں یعنی باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے، بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور قرآن پاک کی اطاعت نہ کرنے والے کافروں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کرسکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں

کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ جواب ہر فرقہ پرست کا ہے۔کوئی بھی قرآن پاک کی خاطر اپنا فرقہ قربان کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔مگر فرقے کی خاطر قرآن پاک کو سب نے قربان کر دیا ہے اور سب باپ دادا کے قدموں کی اطاعت کر رہے ہیں۔قرآن پاک کو بغیر سمجھے ہی پڑھے جا رہا ہے۔حالانکہ قرآن پاک تو وہ کسوٹی ہے۔جو جھوٹ اور سچ میں فرق کرنے والی ہے۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اوور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔تو سب نے سجدہ کیا۔مگر ابلیس نے نہ کیا۔وہ جنات میں سے تھا۔اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔تو کیا تم اس کو اور اسکی اولاد کو میرے سوا ولی بناتے ہو۔حالانکہ وہ تمھارا دشمن ہے۔ظالموں کے لیے بہت بُرا بدلہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ شیطان نے میری بات نہ مان کر نافرمانی کی۔تم ایسے نافرمانوں کو میرے علاوہ ولی نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے تمام نافرمان جو قرآن پاک کی باتوں کا مطلب اُلٹ بتاتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگ شیطان ہیں اور شیطان کی اولاد ہیں۔یہ لوگ ظالم ہیں۔اور ہمارے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات

شیطان نے آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنا لیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنا لیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔
تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

سورہ فرقان۔آیت 30 تا 31۔پارہ 19

رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا۔یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

جنھوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے ہم نے کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور رہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات!

مختلف قسم کے دشمن ہوتے ہیں۔اور جو رسول کے دشمن ہوتے ہیں۔وہ مجرموں میں چنے ہوئے دشمن ہوتے ہیں۔کیونکہ یہ زاتی دشمنی نہیں ہوتی۔زاتی دشمنی تو معاشرے کا ایک

حصہ ہے۔ بلکہ اس دشمنی کا سبب اللہ تعالیٰ کے پیغام سے دشمنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نیچا دکھانا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو نیچا دکھانا ہوتا ہے لوگوں کی گمراہی کا یہ حال ہے۔کہ اب وہ سر عام کہنے لگے ہیں۔کہ رسول ﷺ زمین اور آسمانوں کے مالک ہیں۔ان کے کہنے سے ملکیت بدل تو نہیں جائے گی۔صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام سے دشمنی کر رہے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ پورے قرآن پاک میں کہتے ہیں۔کہ زمین اور آسمانوں میں صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے۔اور رسول ﷺ نے یہی پیغام سنایا۔نام نہاد مفسر کا مقصد اس طرح کی باتوں سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغام سے گمراہ کرنا ہوتا ہے۔اس طرح کا رویہ ہر دور میں ہر رسول کے ساتھ رہا۔جیسے موسیٰ کے مقابلے پر فرعون تھا۔اور اب رسول ﷺ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست کھڑے ہیں۔

اور اس طرح نام نہاد مفسر اور فرقہ پرستوں کا مقصد لوگوں کو اپنی خواہش کا تابعدار بنانا ہوتا ہے۔حالانکہ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔جس کا ایک صفاتی نام فرقان ہے۔یعنی قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔تاکہ آپ ان پر واضح کر دیں۔جس بات میں انہوں نے اختلاف کیا۔اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کر دیں۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔نام نہاد مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا لیتا ہے۔حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں

سورہ مومن۔آیت 58 پارہ 24

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے وہ اور بدکار برابر نہیں۔مگر تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں ایمان والے انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائیں گے یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں گے اور اسکی اطاعت کریں گے۔یہ آنکھوں والے ہیں اور باقی لوگ اندھے ہیں اور بدکار ہیں

سورہ نحل آیت 97 پارہ 14

جو کوئی صالح عمل کرے گا۔وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا ہو۔تو ہم اسے پاکیزہ زندگی دیں گے۔اور ان کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جو مرد یا عورت ایمان والے ہوں گے۔تو ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔کہ اسے پاکیزہ زندگی دیں گے۔اور قیامت والے دن ان کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے۔یعنی دنیا اور آخرت کی بہترین زندگی عطا کی جائے گی۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو دنیا او آخرت میں بہترین اجر دیں گے۔اور قرآن پاک کی روشنی میں کرنے والے اعمال کو صالح اعمال کہا جاتا ہے۔

سورہ قلم آیت 35 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اپنا حکم سنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کردوں گا۔یعنی ان کو اللہ تعالیٰ کبھی برابر نہیں کریں گے۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کردیں گے۔تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اپنا حکم سنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کردوں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔آئیں اس موضوع پر بات کرتے ہیں۔

مسلم کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمابردار اور فرقہ پرست کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا مجرم۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن کر رہیں گے یعنی قرآن پاک کی اطاعت فرمابرداری کریں گے۔کیا وہ مجرموں کے برابر ہوں گے۔مثلاً قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔اور مرتے دم تک مسلم یعنی فرمابردار رہنے کا حکم دیا۔تو اب جو فرقے بنائیں گے وہ مجرم بن گئے اور جو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن کر رہیں گے یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لیں گے۔وہ مسلم ہوئے۔اور فرقے بنانے والے اللہ تعالیٰ کے مجرم ہوئے۔اور اسلام سے نکل گئے۔یعنی مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری سے نکل گئے۔سرکش ہوگئے۔باغی ہوگئے کہ رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہوگئے۔تو مجرم اور مسلم میں فرق واضح ہوگیا۔کہ فرقہ بنانے کے بعد وہ مجرم بن گئے۔اور مزے کی بات یہ ہے۔کہ یہ مجرم ہمیں کہانیوں کے زریعے بہکار ہیں ہیں۔اور جنت میں جانے کے عجیب عجیب طریقے دریافت کرتے رہتے ہیں۔کبھی خواب دیکھ لیا۔اور کبھی کسی بابے نے بشارت دے دی۔اور کبھی اوپر سے اُڑتا ہوا کاغذ آگیا۔اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے قرآن پاک میں جو آسان طریقہ بتایا ہے۔اس کو مانتے ہی نہیں۔رسول ﷺ کے ساتھ شفاعت کی وہ کہانیاں جوڑ رکھی ہیں۔اس کے بارے میں کوئی ایک آیت بھی قرآن پاک میں نہیں ہے۔کیا رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے نافرمان کافر مرتد کے لیے سفارش کریں گے۔اور ایسے انسان کے لیے جس نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو رد کردیا ٹھکرا دیا ہو۔

اگر ان سے کہا جائے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا جنت میں جائیگا۔تو تڑپ جاتے ہیں۔اور اپنے فرقے کے لیے مرے جاتے ہیں اور قرآن پاک چھڑوا کر ہی دم لیتے ہیں۔

آئیں ان آیات کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ قلم آیات 35 تا 53 پارہ 29

بیشک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔تو کیا ہم مسلم یعنی فرمابرداروں کو مجرموں کی طرح کردیں گے۔تمھیں کیا ہوگیا ہے۔تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے۔جس میں تم پڑھتے ہو۔یقیناً اس میں تم کو اپنی پسند مل جاتیں ہیں۔یا تم ہم سے قیامت تک کی قسمیں لے چکے ہو۔کہ جس چیز کا تم حکم کروگے۔وہ تم کو ملے گی۔ان سے پوچھیے کہ ان باتوں کا ان میں دعوے دار کون ہے۔کیا انھوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔۔تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو لے آئیں۔اگر وہ سچے ہیں۔جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔تو یہ لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے۔ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔اُن پر زلت چھارہی ہوگی۔اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔اور وہ صحیح اور سالم تھے۔بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔اور میں ان کو مہلت دے رہا ہوں۔بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔کیا آپ ﷺ ان سے کوئی اجر چاہتے ہیں۔کہ وہ اس تاوان سے دبے چلے جاتے ہیں۔یا ان کے پاس غیب ہے۔کہ اسکو لکھ لیتے ہیں۔بس اپنے رب کے حکم کے لیے آپ ﷺ صبر کریں۔اور مچھلی والے یونس کی طرح نہ ہوجانا جس نے اپنے رب کو پکارا۔اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔اگر آپ کے رب کی اُس پر نعمت نہ ہوتی۔تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔اور وہ ملامت زدہ ہوتا۔پھر اس کو آپ کے رب نے چن لیا۔اور اس کو صالحوں میں سے کردیا۔جب کافر قرآن پاک کو سنتے ہیں۔تو آپ ﷺ کو ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ آپ کو اپنی نظروں سے ڈگمگا دیں۔اور وہ کہتے ہیں۔کہ یہ تو ایک مجنوں ہے حالانکہ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم اور مجرموں کے درمیان قیامت آنے سے پہلے ہی فیصلہ سنا رہے ہیں۔اور یہی فیصلہ قیامت والے دن بھی ہوگا۔کیونکہ

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔اوران میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کرسکتا ہے۔فرقہ پرستوں کے پاس ان کے نام نہادمفسروں کی کتابیں ہیں ۔جس میں فرقہ پرستوں کواپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔اور فرقہ پرست وہ کہانیاں اللہ تعالیٰ کے بارے میں سناتے ہیں۔مثلاً قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جنت میں لے جائیگا۔اور کوئی کتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کسی کی چھوٹی سی برائی کو پکڑ کر غلط فیصلہ کریگا۔اسلیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہ کرے گا۔فرقہ پرست وہ مشرک ہیں جن کے رب نام نہادمفسر ہیں۔جو اس طرح کی غلط ملط کہانیاں ان کو سناتے رہتے ہیں۔ان نام نہادمفسروں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتابیں قرآن پاک کوجھٹلانے کے لیےان کو دے رکھی ہیں۔اس طرح قرآن پاک کوجھٹلانے کا کام جاری ہے۔ان نام نہادمفسروں کی کیا حیثیت ہے۔کیاان کے پاس غیب کاعلم ہے۔غیب کاعلم اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کےعلم کو کہتے ہیں۔جوصرف اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو دیتے ہیں۔جس میں اللہ تعالیٰ کے وعدے اورقسمیں ہوتیں ہیں۔جو یہ نام نہادمفسر باتیں کرتے ہیں کیاانہوں نے اللہ تعالیٰ کےشریک بنارکھے ہیں۔کہ انہوں نے بھی ان کوغیب کاعلم یعنی اپنی کتاب دے رکھی ہے۔نعوذ باللہ اپنی طرف سے ان کے پیغام پہنچانے والے بنے ہوئے ہیں۔اگر ایسا ہے۔تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو اللہ تعالیٰ کےمقابلے میں لے آئیں۔اگر وہ سچے ہیں۔

بیشک پرہیزگاروں کے لیےان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔پرہیزگار کا مطلب ہے قرآن پاک کے سچ کو ماننے والےاورقرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے۔ان کے لیےاللہ تعالیٰ کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔یہ مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار لوگوں کا انجام ہوگا۔جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔اورلوگوں کوسجدے کے لیے بلایا جائے گا۔تو یہ لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے۔ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔اُن پر ذلت چھارہی ہوگی۔اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔اوروہ صحیح اور سالم تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بس مجھےاوران کو چھوڑ دیجیے جواس کلام کوجھٹلاتے ہیں۔ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کوخبر بھی نہیں ہوگی۔اورمیں ان کوڈھیل دے رہاہوں۔بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔فرقہ پرست جوقرآن پاک کوجھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کواس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔

خواتین حضرات

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کوکس طرح کا سجدہ کرتے ہیں۔جس میں الفاظ کے معنی کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔بغیر سمجھے کا سجدہ۔اصل دلی سجدے تواپنے نام نہادمفسرکوکرتے ہیں۔جس سے وہ نماز سیکھتے ہیں۔ان کی مرضی کی ساری نماز پڑھتے ہیں۔کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مرضی کی نماز پڑھتے ہیں۔تمام فرقے والے دوسروں کی نماز کوغلط ثابت کرتے ہیں۔کیاان کے نام نہادمفسر کے کہنے سے ان کی نماز قبول ہوجائیگی۔وضو کا طریقہ یہ نام نہادمفسر بتاتے ہیں۔نماز کا طریقہ یہ بتاتے ہیں۔قرآن پاک کا مطلب یہ نام نہادمفسر بتاتے ہیں۔دنیا کے سارے کام یہ بتاتے ہیں پھر یہ دوسرے نام نہادمفسروں کوقبول کیوں نہیں کرتے۔اُن کے پیچھےان کی نماز کیوں نہیں ہوتی۔ان کے جنازے پڑھنے سے ان کے نکاح کیوں ٹوٹ جاتے ہیں۔اس لیے۔ان کی نظر میں ان کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ وہ ان کے مفسر کے بتائے ہوئے طریقے پرنہیں ہوتی۔ان کے نکاح بھی اسی لیے ٹوٹتے ہیں۔کہ ان کامفسر کہتا ہے۔کیاانہوں نے اپنے مفسرکورب نہیں بنایا۔جس طرح مفسر نکاح جوڑتا ہے۔پھر جڑ جاتا ہے۔یہ سارے کام ان فرقوں کے مفسر کرتے ہیں۔اس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے لائے ہوئے قرآن پاک کو چھوڑ کر ان نام نہادمفسروں کی کتابیں پکڑ رکھی ہیں۔رسول ﷺ توان کے پاس غیب کاعلم یعنی قرآن پاک لائے تھے۔جس میں سارے طریقے تھے۔یہ قرآن پاک کو پکڑ نہیں سکے۔کیا رسول ﷺ نے ان سے کوئی اجر یعنی پیسے مانگ لیے ہیں۔یا اس کے بدلے میں کوئی تاوان مانگ لیا تھا۔کہ قرآن پاک ان کی دسترس سے باہر ہوگیا تھا۔

ن آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کوبڑے پیار سےلوگوں کے نامناسب رویے پر سمجھا رہے ہیں۔کہ لوگون کے برے رویے پرصبر کریں۔اور یونس کی طرح بےصبرے نہ ہوں۔

ان آیات کو بہت غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔جوحال پہلےلوگوں کا تھاوہ حال آج بھی لوگوں کا ہے۔ زرا فرقہ پرستوں کوقرآن پاک کی آیات تو دکھائیں۔اور پھران کی حالت دیکھیں کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ اوراُس کے رسول ﷺ کوجھٹلاتے ہیں۔اورکس طرح کوشش کریں گے کہ آپ کےقدم ڈگمگا دیں۔کافروں کا یہ رویہ رسول ﷺ کے ساتھ تھااور آج بھی یہی رویہ فرقہ پرستوں کا قرآن پاک کے ساتھ ہے۔یادرکھیں کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنی کتاب کوکتاب سمجھتے ہیں۔اوراپنے مقابلے میں کسی کی کتاب کوکچھ حیثیت نہیں دیتے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے۔اورکتاب بھی ایک ہے۔اوربس۔رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات دیکھ کرفرقہ پرست ان کوجھٹلانے کے لیے تڑپ تڑپ جاتے ہیں۔کان کھول کرسن لو۔ایسے تمام لوگوں کوجواب ہے۔کہ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیےایک نصیحت ہے۔اور یہ کسی کے باپ دادے کی جاگیر نہیں ہے۔اور نہ تمھارے نام نہادمفسروں کی جاگیر ہے۔جن کومسلم بننا بھی گوارہ نہ ہوا۔یعنی وہ اسلام ہی نہیں لائے۔کیا ہم ان کی بتائی ہوئی نماز پڑھیں گے۔پھرتو ہم نے اپنی نماز کو ضائع کرلیا۔وقت بھی برباد کیااور ہاتھ بھی کچھ نہ آیا۔ فرقہ پرست توایک دوسرے کی نماز کوقبول نہیں کرتے۔تو کیا اللہ تعالیٰ قبول کرلے گا۔اللہ تعالیٰ کہاں قبول کرے گا۔چاہے ساری رات ہی کیوں نہ پڑھتے رہیں۔

سورہ سجدہ آیات 18 تا 22 پارہ 21

تو کیا جو مومن ہے۔ وہ اُس کے برابر ہے ۔ جو نافرمان ہے۔ وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ ان کے لیے جنتیں ہیں۔ یہ ان کے اعمال کے بدلے میں مہمان نوازی ہوگی۔ اور جو لوگ نافرمان ہیں۔ ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہے۔ جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے ۔ وہ دوبارہ لوٹا دیے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا۔ کہ عذاب کا مزہ چکھو۔ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں ۔ اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جس کو اُس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔ اور وہ اُن سے منہ پھیر لے۔ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں اور ایمان والوں کا مقابلہ کروایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان کے عمل صالح ہیں۔ ان کے لیے جنتیں ہیں۔ یہ ان کے اعمال کے بدلے میں مہمان نوازی ہوگی۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔ ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہے۔ جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے ۔ وہ دوبارہ لوٹا دیے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا۔ کہ عذاب کا مزہ چکھو۔ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں ۔ اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جس کو اُس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔ اور وہ اُن سے منہ پھیر لے۔ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

سورہ عنکبوت آیت 7 پارہ 21

اور جو لوگ ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرتے رہے۔ ہم ان سے ان کے گناہ دور کردیں گے اور ان کے اعمال کا زیادہ بہتر بدلہ دیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں ایمان والے انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائیں گے یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں گے اور اسکی اطاعت کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ ان سے دور کردیں گے اور ان کے اعمال کا ان کو بہترین بدلہ دیں گے۔

سورہ مومن۔ آیت 58 پارہ 24

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے وہ اور بدکار برابر نہیں۔ مگر تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں ایمان والے انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائیں گے یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں گے اور اسکی اطاعت کریں گے۔ یہ آنکھوں والے ہیں اور باقی لوگ اندھے ہیں اور بدکار ہیں۔ یہ برابر نہیں ہیں۔

سورہ حجر آیت 2 پارہ 14

وہ لوگ جو کافر ہیں۔ بہت دفعہ آرزو کریں گے ۔ کہ کاش وہ فرمابردار ہوتے۔ یعنی مسلم ہوتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ کافر یعنی نافرمان یعنی فرقہ پرست لوگ بہت دفعہ آرزو کریں گے ۔ کہ کاش وہ فرمابردار ہوتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے۔

سورہ اعراف۔ آیت 179۔ پارہ 9

اور ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو جہنم کیلئے ہی پیدا کیا ہے ان لوگوں کے دل تو ہیں مگر وہ ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ہیں یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو جانوروں کی طرح کہہ رہے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ کر گمراہ کہہ رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے دل تو ہیں مگر وہ ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ہیں کیونکہ یہی لوگ جانوروں کی طرح غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

آئیں اب قرآن پاک میں غور کرتے ہیں۔ کہ جانوروں کی طرح رہنے والے لوگ کیا کرتے ہیں کہ ان کی دنیا اور آخرت برباد ہو جائے گی۔ یاد رکھیں کہ جن لوگوں کی آنکھیں دل

اور کان ہوتے ہیں مگر جو ان سے کام نہیں لیتے وہ جانوروں کی طرح ہوتے ہیں یعنی غفلت کی زندگی گزارتے ہیں۔ یہی لوگ جانور ہیں۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا پہلا حصہ پارہ 6

آج ہم نے تمھارے لیے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے اسلام یعنی فرمابرداری کو تمھارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قرآن پاک کی بات ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج قرآن پاک مکمل ہو گیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔ قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔ کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے قبول کر لیا ہے۔ قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمابردای کرنا۔ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔ اس کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت ہمیں مشرک بنا دے گی۔ کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔ اور نام نہاد مفسروں کی وجہ سے فرقے بنتے ہیں۔ جب کہ مکمل دین قرآن پاک میں موجود ہے۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔ لوگو۔ اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو۔ ہمارا دین مکمل ہے۔ اور جو کہتا ہے ک قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔ وہی کافر ہے۔ وہی مرتد ہے۔ چاہے وہ تم ہوں یا تمھارے نام نہاد مفسر ہوں۔

سورہ ال عمران۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔ علم آ جانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔ اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔ آپؐ کتاب والوں اور ان پڑھوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔ یعنی اسلام لاتے ہو۔ اگر وہ فرمابردار بن جائیں۔ یعنی اسلام لے آئیں۔۔ تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔ قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبیؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔ آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔ یعنی اسلام لاتے ہو۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی اسلام لے آئے۔ یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی. تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔ رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔ اور فرقہ پرست رسول ﷺ کے دین پر نہیں ہیں۔

نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔ اور اطیع اللہ و اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔ اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔ رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔ اور رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا دین ہے۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔ یعنی مسلم بنتے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہو۔ پھر اگر لوگ پھر جائیں۔ یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آ جانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن تمام لوگوں کے نام موجود ہے۔ جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔ اور مختلف فرقوں پر ہیں۔ رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔ لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔ قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔ اگر کتاب والا سمجھتے۔ تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔ اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سورہ حج۔ آیات 8 تا 10۔ پارہ نمبر 17

: اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو علم اور ہدایت اور روشنی والی کتاب کے بغیر گردن اکڑائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ یعنی قرآن سے بھٹکا دیں۔ ایسے شخص کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے روز اس کو ہم آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے یہ ہے تیرا مستقبل جو تیرے اپنے ہاتھوں نے تیرے لیے تیار کیا ہے ور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو علم ہدایت اور روشنی کہہ رہیں ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو غرور اور تکبر میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں ظاہر ہے یہ لوگ ان سے خامخواہ جھگڑتے ہیں اور قرآن پاک کی روشنی میں بات نہیں کرتے ہیں اور یہ لوگ قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے اور نہ ہی

مانتے ہیں۔ بلکہ غروراور تکبر کے ساتھ قرآن پاک کے علم ہدایت اور روشنی کے بغیر جھگڑتے ہیں۔ اوراس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے بتائی۔ تاکہ لوگوں کوایسی باتیں کرکر کے اللہ کے راستے یعنی قرآن سے گمراہ کردیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دنیا میں ہی ذلیل کرے گا اور قیامت والے دن آگ کے عذاب کا مزہ چکھائے گا۔ یہ مستقبل انسان اپنے لیے خود تیار کرکے آگے بھیجتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں پرظلم کرنے والانہیں ہے۔

ان آیات سے ان لوگوں کوعبرت پکڑنا چاہیے۔ جب ان کوقرآن پاک سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔ تووہ غروراور تکبر سے قرآن کی بات کا جواب دیتے ہیں اوروہ اپنے ہاتھوں سے آگ کے عذاب کا مستقبل اپنے لیے تجویز کرتے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اورشفقت توسب کے سامنے ہے۔ کہ قیامت تک کے لیے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کاعلم ہدایت اور کتاب کی روشنی کی صورت میں قرآن پاک کی اطاعت کرنے کا حکم ہے۔ اور ہم لوگ قرآن کو چھوڑ کر گمراہ ہیں۔ ہم پر بھی دنیا بھر میں رسوائی کا عذاب آیا ہوا ہے۔ اس کی وجہ قرآن پاک سے دوری ہے۔

سورہ ہود آیات 1 تا 4 پارہ 11

الف۔ لام۔ را۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کی آیات حکم ہیں۔ پھر حکمت والے خبردار کی طرف سے تفصیل سے بیان کی گی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی غلامی نہ کرو۔ بیشک میں تمھیں اس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو۔ پھر اس کے آگے توبہ کرو۔ وہ مقرر وقت تک تمھیں اچھا سامان زندگی دے گا۔ اور ہر فضیلت والے کواس کی فضیلت دے گا۔ اور اگر تم پھر جاؤ۔ تو بیشک میں تمھیں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف تمھیں لوٹ کر جانا ہے۔ اا ور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کی آیات اللہ تعالیٰ کا حکم ہیں۔ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے بنایا ہے۔ قرآن پاک کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی غلامی نہ کرو۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھیں ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھیں اچھی زندگی دے گا۔ اور ہر فضیلت والے کواس کی فضیلت دے گا۔

خواتین وحضرات

یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے بنایا ہے۔ فرقہ پرست کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تفصیل نہیں بنایا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو جھٹلاتے ہیں۔ کیونکہ جو بات اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے اس بات کو ہم تک پہنچایا۔ جو بھی اللہ اوراس کے رسول کو جھٹلاتا ہے۔ وہی کافر ہے۔ یعنی جو بھی قرآن پاک کو جھٹلاتا ہے وہ کافر ہے۔

سورہ الممتحنہ آیات 8 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ تم کوان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔ جو تم سے نہ تو دین کے معاملے میں لڑے ہیں۔ اور نہ انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا ہے تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تم کواُن لوگوں سے منع کرتا ہے۔ جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔ اور انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔ اور تمھارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی تو جو کوئی انسے دوستی کرے۔ وہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔ جو دین کے بارے میں جنگ نہ کرے۔ ان سے اچھے برتاؤ کا حکم ہے اور انصاف کا حکم ہے۔ صرف ان سے لڑائی کا حکم ہے۔ جو دین کے معاملے میں ہم سے جنگ کریں۔ اب ان جنگ کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرے۔ تو وہ لوگ بھی ظالم ہیں۔ کیونکہ وہ کسی پر خوامخواہ ظلم میں مدد کرتے ہیں۔ اور دین میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

سورہ جاثیہ۔ آیات 22 تا 23۔ پارہ 25

اللہ تعالیٰ نے تو آسمانوں اور زمین کو سچائی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ تاکہ ہر انسان کواس کی کمائی کا بدلہ ملے لوگوں پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا پھر کیا تم نے کبھی اس کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی اوراس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اللہ کے بعداب کون ہے جواسے ہدایت دے کیا تم لوگ غورنہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اندھا، بہرہ اور مردہ اسے کہہ رہے ہیں جس نے اپنے خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہے اور اللہ نے علم یعنی قرآن پاک کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا ہے اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے بعد اَب کون ہے جو اس کو ہدایت دے کیا تم لوگ سبق حاصل نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ہدایت نہیں سمجھتے اس کو پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے باوجود وہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔

سورہ یوسف۔آیات 108۔پارہ 13

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں

خواتین وحضرات!

نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا راستہ ہے یعنی قرآن پاک۔ میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔یعنی قرآن پاک کیساتھ کسی اور کی اطاعت ہمیں مشرک بناتی ہے۔راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اس کیلیے میری کتاب دیکھیں۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔اس راستے پر ہیں۔اور اس راستے کی سمجھ رکھتے ہیں۔یا فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔

سورہ یونس آیات 98 تا 100 پارہ 11

پھر یونسؑ کی قوم کے سوا کوئی ایسی بستی نہ ہوئی۔کہ ایمان لے آتی۔تا کہ اُن کا ایمان اُن کو فائدہ دیتا۔یونسؑ کی قوم جب ایمان لے آئی۔تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں کا عذاب دور کر دیا۔اور اُنہیں ایک مدت تک نفع پہنچایا۔۔اور اگر آپ کا رب چاہتا۔تو جو لوگ زمین میں ہیں۔سب کے سب ایمان لے آتے۔تو کیا آپ ﷺ ان لوگوں کو مجبور کریں گے۔حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں۔اور کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئیں۔اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈالتا ہے۔جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہیں ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے۔جو عقل سے کام نہیں لیتے۔یعنی سوچ بچار نہیں کرتے۔حالانکہ سوچ و بچار نہ کرنا تو جانوروں کا کام ہے۔

ہم لوگ بھی فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔اور ایمان سے بڑی دور ہیں۔کیونکہ ہم ایمان کا مطلب بھی نہیں جانتے۔اس کی وجہ قرآن پاک سے دوری ہے۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے دوری ہے۔جبکہ یونسؑ کی قوم ایمان لے آئی تھی۔یونسؑ کی قوم اُن کی کتاب کو سچ مانتی تھی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔ایمان لانے کی وجہ سے ان پر جو دنیاوی عذاب آئے ہوئے تھے وہ دور ہو گئے۔اگر ہم بھی قرآن پاک پر ایمان لے آئیں تو فرقہ واریت کا خاتمہ ہو جائے گا دنیاوی عذاب سے بھی چھٹکارا مل جائے گا اور آخرت بھی سنور جائے گی۔اللہ تعالیٰ ہمیں یونسؑ کی قوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

سورہ رعد۔آیت 27 تا 37۔پارہ نمبر 13

اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنی طرف آنے کی ہدایت اسی کو دیتا ہے۔جو اس کی طرف رجوع کرے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے خبردار رہو۔اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے دل سکون پاتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں ان کے لیے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔اس طرح آپ ﷺ کو ہم نے ایک ایسی امت میں بھیجا ہے۔جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تا کہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں۔جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اور یہ بہت ہی مہربان کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے اور اگر قرآن پاک ایسا ہوتا جس کے ذریعے پہاڑ چل سکتے یا زمین پھٹ جاتی یا اس سے مردے بول اٹھتے۔بلکہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت یعنی قرآن پاک پر لگا دیتا اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچی رہے گی یا ان کے گھر کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آ جائے۔بیشک اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور بے شک آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔تو میں نے ان کو مہلت دی۔پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔پھر میرا عذاب کیسا تھا۔پھر کیا جو اللہ تعالیٰ ہر انسان کے تمام اعمال کا نگران ہے۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ ان کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو۔جو زمین میں اس کے علم میں نہیں۔یا صرف ظاہری ایسا کہتے ہو بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ان کیلئے ان کے مکر و فریب خوبصورت بنا دیے گئے اور انہیں راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا۔اور جیسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا

نہیں ہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ اُس جنت کی مثال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے۔ اُس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُس کے پھل اور سایہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اُن لوگوں کا انجام ہوگا۔ جو پرہیزگار ہیں۔ اور کافروں کا انجام آگ ہے

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات

ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک ایمان والے ہیں۔ پرہیزگار ہیں اور دوسرے کافر یعنی فرقہ پرست چاہے وہ آپ ﷺ کے دور کے ہوں یا قیامت تک آنے والا کوئی بھی فرقہ پرست یعنی کافر ہو۔ ان کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے ان کو قرآن پاک سے سکون ملتا ہے۔ دنیا میں خوشحالی ہے اور آخرت میں بہت اچھا ٹھکانہ ہے۔ اور جو لوگ معجزے طلب کرتے ہیں اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں ہر طرح کا معجزہ دینے پر اختیار رکھتا ہوں ایسا معجزہ بھی قرآن پاک کے ساتھ دے سکتا تھا جس سے پہاڑ چلتے جس سے زمین پھٹتی جس سے مردے کلام کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نبی ؐ سے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ قرآن پڑھ کر سنائیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی طرف رجوع کرنے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ پھر کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والے دنیا میں بھی عذاب سے دوچار رہیں گے اور آخرت میں بھی سخت عذاب کا شکار ہونگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو شریک بناتے ہو جن کی بات مانتے ہو۔ ان کے نام تو بتاؤ میں تو اپنا شریک زمین میں کسی کو نہیں جانتا اور جو لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ جو اللہ تعالیٰ کے شریک سمجھتا ہے۔ کسی اور کی اطاعت کرتا ہے اور معجزے مانگتا ہے۔ ان کی زندگی دنیا میں بھی بری ہے اور آخرت میں بہت ہی بری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تو صرف اس کو ہدایت اور سکون اور آخرت میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے یعنی قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ ان کے لیے دنیا میں سکون اور خوشحالی اور آخرت میں اچھے ٹھکانے کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے معجزے کو رد کر دیا اور قرآن پاک کو امر کر دیا اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے آخری آیات میں دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیعواللہ واطیعوالرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے۔ یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا۔

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اور غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی اور فرمابرداری ہمیں مشرک بناتی ہے۔

سورہ مومن۔آیات 56 تا 59۔پارہ 24

بے شک جو لوگ کسی دلیل کے بغیر جو ان کے پاس آئی ہو اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں تکبر بھرا ہوا ہے مگر وہ اس بڑائی کو پہنچنے والے نہیں ہیں جس کا وہ گھمنڈ رکھتے ہیں بس اللہ کی پناہ مانگ لو وہ سب کچھ دیکھتا اور سنتا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کو پیدا کرنے کی نسبت زیادہ بڑا کام ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے او راندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے وہ اور بدکار برابر نہیں۔مگر تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔یقیناً قیامت آنے والی ہے اس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ہم بہت ساری آیات سے سمجھ چکے ہیں کہ اندھا اسے کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ نہیں مانتے اور نہ اس کی اطاعت کرتے ہیں اور آنکھوں والا اسے کہا گیا ہے جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط غلط کہانیاں بنا کر پیش کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کسی بات سے خوش ہو کر بخش دیں گے اور کسی بات سے ناراض ہو کر اعمال برباد کر دیں گے یہ اللہ تعالیٰ کے اوپر سراسر الزام ہیں بہتان ہیں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف بتا دیا کہ یہ آنکھوں والا ہے اور یہ اندھا ہے سب کچھ سمجھا دیا ناانصافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اپنی بات کے خلاف کرے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا میں بدکار اور صالح ایمان والے کو ایک جیسا کر دوں گا؟ مگر تم لوگ کم ہی سمجھتے ہو۔

خواتین وحضرات!

اندھا بدکار ہے اور آنکھوں والا ایمان والا صالح ہے جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے وہ آنکھوں والا اور صالح ایمان والا ہوگا اور اس کے مقابلے میں قرآن پاک کی نافرمانی کرنے والا بدکار رہے اندھا ہے کیونکہ قرآن سے اندھا رہنے والے انسان کے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے اور ان کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔

۔آیات 30 تا 31۔پارہ 24

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت خوف کھاؤ اور نہ غم کھاؤ اور جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اور ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی ہوں گے اور تمہارے لیے وہ سب کچھ موجود ہوگا جو تم مانگو گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ڈرنے اور غم کرنے سے منع کیا ہے اور جنت کی خوشخبری دی گئی ہے جنہوں نے صرف اللہ تعالیٰ کو رب مانا اور اس پر مرتے دم تک قائم رہے یعنی شرک نہیں کیا فرشتے ایسے ہی لوگوں کے دنیا میں بھی دوست ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی دوست ہوں گے۔

سورہ النحل۔آیات 97 تا 100 پارہ 14

جو کوئی صالح عمل کرے مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے پس جب تم قرآن پڑھو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو بے شک اس کا زور ان پر نہیں چلتا جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور صرف اس پر چلتا ہے جو شیطان کو ولی بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بناتے ہیں ان پر شیطان کا زور نہیں چلتا اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو ولی بناتے ہیں شیطان کا زور صرف ان پر چلتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا ایمان والوں سے وعدہ ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے۔اور ان کے بہترین اعمال کا بدلہ دیں گے۔یاد رہے کہ قرآن پاک کے مطابق اعمال صالح اعمال ہوتے ہیں۔کیونکہ یہ لوگ اپنے رب پر بھروسہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ایمان والے ہوتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی

اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔

سورہ رعد آیات 32 تا 34 پارہ 13

اور بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اُڑایا گیا۔تو میں نے کافروں کو مہلت دی۔ پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔ پھر میرا عذاب کیسا تھا۔ پھر کیا جو اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اعمال کا نگران ہے۔ جو اس نے کمائے۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے۔ کہہ دو کہ ان کے نام تو بتاؤ۔ یا تم اس چیز کی خبر دیتے ہو۔ جو زمین بھر میں اس کے علم میں نہیں۔ یا صرف ظاہری لحاظ سے ایسا کہتے ہو۔ بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ انکے لیے مکروفریب خوش نما بنا دیے گئے ہیں۔اور ان کو راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا ہے۔اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے۔ اُس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے۔اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔اوور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ کہ جسے لوگ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ ایسا تو کوئی بھی نہیں ہے میں تو ایسے کسی کے بارے میں نہیں جانتا۔ ایسا تو کوئی بھی نہیں ہے ۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔ان کو اللہ تعالیٰ نے راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیا ہے۔ وہ اپنے مکروفریب کی کہانیوں میں خوش ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ یعنی اپنے راستے سے بے خبر کردے پھر اُس کو کوئی بھی ہدایت دینے والا بھی نہیں ہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے۔اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔

ایک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی کرنا رسول ﷺ کے ساتھ مذاق ہے۔ کیونکہ رسول ﷺ نے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام دیا۔ کافر دنیا کا ہر وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ جو قرآن پاک کے علاوہ کسی بھی فرقے پر ہے۔ جو کسی فرقے کی غلامی کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ انکے لیے مکروفریب خوش نما بنا دیے گئے ہیں۔اور ان کو راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا ہے۔اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے۔ اُس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے۔اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔اوور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔اور یہ لوگ رسول ﷺ کا مذاق اُڑانے والے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ قرآن پاک کی نافرمانی کے بہانے تراشتے ہیں۔ مثلاً رسول ﷺ نے لوگوں کو قرآن پاک کے زریعے فرقہ نہ بنانے کا حکم دیا۔انہوں نے رسول ﷺ پر بہتان بنا کر اس کام کو جائز کرلیا ۔یہ رسول ﷺ کے ساتھ دھوکہ ہے فریب ہے۔ مذاق ہے۔ کہ قرآن پاک کی بات نہ مانی جائے اور نام نہاد مفسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر ان کے بتائے ہوئے کام کو جائز کر لیا جائے۔

سورہ رعد آیات 18 تا 19 پارہ 13

جنہوں نے اپنے رب کو قبول کرلیا۔ان کے لیے بھلائی ہے۔اور جن لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں۔ جو زمین میں ہیں۔اور اُس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی ہو جائیں۔تو وہ ضرور اپنی رہائی کے لیے دے ڈالیں۔ان سے بدترین قسم کا حساب لیا جائے گا۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت بُری جگہ ہے ۔کیا وہ انسان جو یہ علم رکھتا ہے۔ کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ سچ ہے۔ وہ اُس کی طرح ہوسکتا ہے۔ جو اندھا ہے۔ بیشک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے رب کو قبول کیا۔ اُس کے لیے بھلائی ہے۔اور جو قرآن پاک کے سچ کو جانتا ہے وہ اُس کی طرح ہوسکتا ہے جو قرآن پاک کے سچ سے اندھا ہے۔ دونوں برابر نہیں ہیں۔قرآن پاک کے سچ کو جاننے والا ہی اللہ تعالیٰ کو قبول کرتا ہے اور قرآن پاک کے سچ سے اندھا رہنے والا کس طرح قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرسکتا ہے۔ایسے لوگوں سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کی رہائی کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو قبول نہ کیا۔اور نام نہاد مفسروں کو قبول کرلیا۔

سورہ اعراف آیت 96 تا 199 پارہ 9

اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور پرہیز گار بنتے۔تو ہم ان پر زمین اور آسمان کی تمام برکتیں کھول دیتے۔لیکن انہوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے انہیں ان کے اعمال کی سزا میں پکڑ لیا۔ پھر کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہوگئے ہیں۔ کہ رات کو ان پر عذاب آئے۔اور وہ سو رہے ہوں۔ کیا بستیوں والے بے خوف ہوگئے ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر دن چڑھے آئے۔اور وہ مشغول ہوں۔ پھر کیا یہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے سوائے نقصان پانے والوں کے کوئی بھی بے خوف نہیں

ہوتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اگر ہم بھی ایمان لے آئیں گے۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھیں گے۔اوراسکی اطاعت کریں گے۔قرآن پاک سے اپنی اصلاح کریں گے یعنی پرہیز گار بنیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر بھی زمین اور آسمان کی تمام برکتیں کھول دے ینگے۔

سورہ جن آیات 16 تا 17 پارہ 29

اوراگر وہ سیدھے استے پر قائم رہتے۔تو ہم انہیں پانی سے سیراب کرتے۔تاکہ ہم انہیں آزمائیں۔اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت سے منہ موڑے گا۔تو وہ اُسے سخت عذاب میں داخل کریگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں سیدھا راستہ اورنصیحت قرآن پاک کو کہا گیا ہے۔یہ دونوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اگر لوگ قرآن پاک پر قائم رہتے تو تو ہم انہیں پانی سے سیراب کرتے۔اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑے گا۔تو اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب میں داخل کریگا۔یاد رہے کہ یہ صفاتی نام پہلی کتابوں کے بھی تھے۔

سورہ المائدہ آیت 66 پارہ 6

اوراگر وہ تورات اورانجیل اور جو ان کی طرف نازل ہوا اسے قائم رکھتے۔تو ضرور اپنے اوپر سے بھی کھاتے اوراپنے پاؤں کے نیچے سے بھی ان میں ایک گروہ اعتدال پسند ہے اور ان میں اکثر بُرے اعمال والے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کتابوں کو قائم کرنے کی بات ہورہی ہے یعنی تورات اورانجیل کے بارے میں بات ہورہی ہے۔کہ ان لوگوں نے بھی تورات اورانجیل کو نہ سیکھا۔اگر وہ ایسا کرتے تو ضرور اپنے اوپر سے بھی کھاتے اوراپنے پاؤں کے نیچے سے بھی۔اُن میں ایک گروہ اعتدال پسند ہے۔اوران میں اکثر بُرے اعمال والے ہیں۔

خواتین وحضرات

اگر ہم قرآن پاک کو سیکھتے ہیں۔تو گویا ہم نے تورات اورانجیل کو سیکھا۔کیونکہ یہی تعلیمات ان کتابوں کی بھی تھی۔اُن کتابوں کی تمام تفصیل ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے۔ پہلے لوگ کس طرح ایمان لائے تمام رسول اور رسول ﷺ کس طرح ایمان لائے اس کی تعلیم ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے جس کی بدولت ہم ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں ۔اُن لوگوں کا طریقہ سیکھتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کیے۔رسولوں کے بارے میں جانتے ہیں۔آخرت کے بارے میں جانتے ہیں۔معجزوں کے بارے میں جانتے ہیں۔الغرض ہم وہ سب کچھ سیکھتے ہیں۔جو قرآن پاک اور پہلی کتابوں کی تعلیمات ہیں۔اور جسے کتابوں پر ایمان لانا کہتے ہیں۔اگر ہم ایسے لوگ ہوں گے تو اپنے پاؤں کے نیچے اور اوپر سے رزق پائیں۔مگر جن لوگوں کو تورات اورانجیل دی گئی۔انہوں نے بھی تورات کو نہ سیکھا یعنی قائم نہ کیا۔یعنی ہم ایسے ہی لوگوں کے نقال ہیں۔

سورہ المائدہ آیت 68 پارہ 6

کہہ دو اے کتاب والو تم کسی چیز پر نہیں ہو۔جب تک تورات اورانجیل کو قائم نہ کرو۔اور جو کچھ تم پر تمھارے رب کی طرف سے نازل ہوا۔اوران میں سے بہت سے لوگوں کو جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے۔سرکشی اور کفر میں بڑھا دے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

ن آیات میں تمام کتاب والوں کی بات ہورہی ہے۔ہم بھی کتاب والے ہیں۔ااگر ہم تورات اورانجیل اور قرآن پاک کو قائم نہیں کریں گے۔یعنی ان پر ایمان نہیں لائیں گے۔

ان آیات میں بھی کتابوں پر ایمان لانے کی بات ہورہی ہے۔اگر ہم قرآن پاک کو سیکھتے ہیں۔تو گویا ہم نے تورات اورانجیل کو سیکھا۔

کیونکہ یہی تعلیمات ان کتابوں کی بھی تھی۔اُن کتابوں کی تمام تفصیل ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے۔رسول ﷺ کس طرح ایمان لائے پہلے لوگ کس طرح ایمان لائے ااس کی تعلیم ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے جس کی بدولت ہم ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔اُن لوگوں کا طریقہ سیکھتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کیے۔رسولوں کے بارے میں جانتے ہیں۔آخرت کے بارے میں جانتے ہیں۔معجزوں کے بارے میں جانتے ہیں۔الغرض ہم وہ سب کچھ سیکھتے ہیں۔جو قرآن پاک اور پہلی کتابوں کی تعلیمات ہیں۔اور جسے کتابوں پر ایمان لانا کہتے ہیں۔

جب ہم قرآن پاک سیکھتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ کس طرح پریشان تھے۔ لوگوں کے رویے پر۔ آج بھی قرآن پاک کے ساتھ لوگوں کا وہی رویہ ہے۔ اور یہ لوگ خود کو ایمان والا کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں چند مثالیں دینا چاہوں گی۔ حالانکہ یہ ایمان والے لوگ نہیں ہیں۔

سورہ المائدہ آیت 41 کا پہلا حصہ پارہ 6

اے رسول جو لوگ کفر کی جانب تیزی سے بڑھتے ہیں۔ وہ آپ کو غم زدہ نہ کردیں۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں۔ اور ان کے دل ایمان نہیں لائے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والوں کے بارے میں بات ہورہی ہے۔ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں۔ اور ان کے دل ایمان نہیں لائے ہیں۔

یہ ہم جیسے لوگوں کا ہی ذکر ہے۔ جو رسول ﷺ کے دور میں بھی تھے۔

سورہ آل عمرآن آیات 175 تا 179 پارہ 4

اور آپ ﷺ کو وہ لوگ غم زدہ نہ کردیں۔ جو کفر میں تیزی دکھا رہے ہیں۔ بیشک وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے میں کفر خریدا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔ کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہیں ہیں۔ وہ ان کے لیے بہتر ہے۔

بے شک یہ مہلت تو ہم اسی لیے دے رہے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہوجائیں۔ اور ان کے لیے زلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا۔ جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ وہ پاک کو ناپاک سے الگ کردے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔ کہ تمھیں غیب سے خبردار کردے۔ اور لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے رسولوں میں سے چن لیتا ہے۔ بس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور پرہیزگار رہو۔ تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان کے بدلے کفر خریدنے والوں کے بارے میں بات کررہے ہیں۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کسی فرقے کی اطاعت کرنے والوں کی بات کررہے ہیں۔ وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔ کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہیں ہیں۔ وہ ان کے لیے بہتر ہے۔

بے شک یہ مہلت تو ہم لیے دے رہے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہوجائیں۔ اور ان کے لیے زلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا۔ جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ وہ پاک کو ناپاک سے الگ کردے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پاک اور ناپاک کو الگ الگ کردیتے ہیں۔ دیعنی پرہیزگار اور گمراہ کو الگ کردیتے ہیں۔

سورہ نساء آیت 44 پار5

اگر آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا اور رحمت نہ ہوتی۔ تو ان میں سے ایک گروہ نے آپ ﷺ کو گمراہ یعنی بے خبر کرنے کا ارادہ کرلیا تھا۔ یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور آپ ﷺ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔ اور آپ ﷺ کو وہ باتیں بتائیں ہیں۔ جو آپ کو معلوم نہ تھیں۔ اور آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے رسول ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔ اُن پر تو اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم تھی۔ تو کیا یہ دنیا والے ہمیں چھوڑ دیں گے۔ اگر ہم بھی قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سیکھیں گے۔ تو ہمیں بھی دنیا کی کوئی طاقت گمراہ نہیں کرسکتی۔

سورہ عنکبوت آیات 2 تا 3 پارہ 21

کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ان کو صرف یہ کہنے سے چھوڑ دیا جائے گا۔ کہ وہ ایمان لے آئے ہیں۔ اور ان کو آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔ اور بیشک ان سے پہلے جو لوگ تھے۔ ہم نے ان کو آزمائشوں میں ڈالا۔ اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کو ظاہر کرکے رہے گا۔ جو سچے ہیں۔ اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں ہم جیسے لوگوں کا ہی ذکر ہے۔ جو صرف منہ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ ایمان لائے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں۔ اور اسکی اطاعت کرتے ہیں۔ منہ سے اس طرح کہہ دینے سے حق آدا نہیں ہو جاتا۔ جب تک حقیقی معنوں میں یہ حق ادا نہ کریں۔ جب ہم ایمان والے بنتے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ مان کر اسکی اطاعت کرتے ہیں۔ تو ہمیں باپ دارا کا راستہ چھوڑنا پڑتا ہے جو ہمیں وراثت میں ملتا ہے۔ اس راستے کو چھوڑنے کے لیے ہمیں دین کے ٹھیکداروں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جو کسی طرح بھی قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔ اور طرح طرح سے انسان اور قرآن پاک کے درمیان دیوار بنتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ سچوں اور جھوٹوں کے درمیان امتیاز کر دیتے ہیں۔ قرآن پاک کا راستہ اسان ہے کیونکہ وہ دین فطرت ہے جبکہ باپ دادا کا رستہ چونکہ کسی نام نہاد مفسر یا امام کی خواہش کا مظہر ہوتا ہے۔ اس لیے وہ نہایت مشکل ہوتا ہے۔

سورہ معارج آیت 36 تا 44 پارہ 29

پھر کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ آپ ﷺ کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں۔ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے گروہ بن کر۔ کیا ان میں سے ہر انسان چاہتا ہے۔ کہ اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو اُس چیز سے پیدا کیا ہے۔ جیسے وہ بھی جانتے ہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں۔ مشرقوں اور مغربوں کے رب کی۔ کہ بیشک ہم قادر ہیں۔ اس بات پر کہ ان سے بہتر لوگ ان کی جگہ لے آئیں۔ اوور ایسا کرنے سے عاجز نہیں ہیں۔ بس آپ ﷺ ان کو چھوڑ دیجیے تا کہ یہ لوگ باتیں بناتے رہیں۔ اور مشغول رہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس دن سے جا ملیں۔ جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ جس دن وہ اپنی قبروں سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے۔ گویا وہ کسی نشانے کی طرف دوڑتے ہوئے چلے جا رہے ہوں۔ ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اور ذلت ان پر چھا رہی ہو گی۔ یہی ہے۔ وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں ہم جیسے لوگوں کا ہی ذکر ہے۔ ذرا غور کریں۔ قرآن پاک کے نافرمان جنت کی خواہش رکھتے ہیں۔ اس طرح تو جنت مین ہرگز نہیں جا سکتے۔ کیونکہ یہ کافر ہیں۔ یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہیں۔

خواتین وحضرات

اگر آپ قرآن پاک میں غور کریں تو آپ کو ایسی بہت سی آیات ملیں گی جن میں ایسے لوگوں کے لیے رسول ﷺ بے حد پریشان تھے۔ ایسے لوگ آپ کو آج بھی قدم قدم پر ملیں گے۔ ہر مسجد دوسرے فرقے پر ہے۔ کہیں قرآن پاک کی تعلیمات کا نام ونشان نہیں ہے۔ اور ہر فرقہ تفسیر کی آڑ میں کفر سکھا رہا ہے۔ اس کے لیے میں صرف ایک مثال دینا چاہوں گی۔ جب اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں سکھایا۔ تو اس کے جواب میں نام نہاد مفسر اپنے بڑوں کی سات سو روایات پیش کریں گے۔ کہ نہیں رسول ﷺ کے پاس تو غیب کا علم تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر کفر سکھایا جا رہا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سکھائی جا رہی ہے۔

جو کچھ رسول کے دور میں لوگوں کا حال تھا۔ وہی آج بھی فرقہ پرستوں کا حال ہے اور سارے نام نہاد مسلمان گمراہ ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے نام نہاد مفسروں اور عالموں کو خدا بنا رکھا ہے۔ ہم لوگ مشرک ہو چکے ہیں۔ مسلمان کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمابردار۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے فرقوں کے فرمابردار ہیں۔ اس طرح ہم مشرک ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے مجرم بن چکے ہیں۔

سورہ فرقان۔ آیت 30 تا 31۔ پارہ 19

رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے ہم نے کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور راہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ یہ گواہی رسول ﷺ فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔

سورہ کہف آیت 6 پارہ 15

اگر لوگ اس کلام پر ایمان نہ لائیں تو کیا شائد آپ ﷺ اپنے آپ کو ان کے غم میں ہلاک کر لیں گے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کس طرح لوگوں کے بارے میں فکر مند تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔ اگر لوگ اس کلام پر ایمان نہ لائیں تو کیا شائد آپ ﷺ اپنے آپ کو ان کے غم میں ہلاک کر لیں گے۔

سورہ الغاشیہ۔آیت 21 تا 26۔ پارہ 30

بس آپ ﷺ نصیحت کیجئے بے شک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں۔مگر جو پھر گیا اور کفر کیا تو اللہ تعالیٰ ان کو بڑا عذاب دے گا بے شک ان سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگوں پر زبردستی نہیں کر سکتے آپ نصیحت کرنے والے ہیں نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام بھی ہے یعنی آپ قرآن پاک کی نصیحت بتانے والے ہیں۔حساب لینا ہمارا کام ہے۔

سورہ زخرف۔آیت 87 تا 89 پارہ 25

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے ''اللہ تعالیٰ نے'' پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں اور اس قول کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجئے اور کہہ دیجئے کہ تم کو سلام ہے پس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے آپ ﷺ کو ان سے منہ موڑنے کا حکم ہے رسول ﷺ نے لوگوں کے بارے میں قسم کھائی کہ یہ لوگ ایمان نہیں لانے والے۔تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ایسے لوگوں سے منہ موڑ لیجئے اور کہہ دیجئے کہ تم کو سلام ہے جلد ہی تمہیں سب پتہ چل جائے گا۔

سورہ ص۔آیات 86 تا 88۔ پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سنا کہ مجھے اس قرآن کی تبلیغ کے بدلے میں کچھ نہیں چاہیے نہ ہی میں کوئی تکلف کرنے والا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

سورہ انعام۔آیت 57 تا 58۔ پارہ 7

آپ ﷺ کہیے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پر ہوں جسے تم نے جھٹلا دیا ہے اور جس کی تم جلدی کر رہے ہو۔وہ عذاب میرے پاس نہیں۔حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے جو سچ بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اگر وہ میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سنا کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں اور قرآن پاک پر قائم نہ رہنے والوں کے لئے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب یہ ہے چونکہ تم نے اس سچ کو جھٹلا دیا ہے میرے پاس تمہیں عذاب دینے کا اختیار نہیں ہے جس عذاب کی تمہیں جلدی ہے اگر میرے پاس وہ اختیار ہوتا تو تم پر آ چکا ہوتا حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورہ زمر۔آیت 41۔ پارہ 24

بلاشبہ ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ پہنچا دیا ہے پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

سورہ انعام۔آیات 104 تا 107۔ پارہ 7

بے شک تمہارے پاس آنکھیں آ گئیں ہیں تو جو آنکھوں سے کام لے گا تو اسی کا فائدہ ہے اور جو اندھا بنا رہا تو اس کا نقصان اسی کو ہے اور میں تمہیں کوئی بچانے والا نہیں ہوں اور ہم اس طرح مختلف انداز سے اپنی آیات بیان کرتے ہیں تا کہ لوگ کہیں یہ نہ کہیں کہ تم کسی سے پڑھ کر آئے ہو اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کیلئے ہم وضاحت کر دیں آپ ﷺ کی طرف جو رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اس کی اطاعت کیجئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ شرک نہ کرتے اور ہم نے آپ ﷺ کو انہیں بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا اور نہ ہی آپ ان کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دوٹوک جواب نبی ﷺ کا بھی سنا اور اللہ تعالیٰ کا بھی سنا۔ نبی ﷺ دوٹوک جواب سنا کر ہم سے دست بردار ہو گئے ہیں کہ اپنی آنکھوں سے کام لو اور اندھے نہ بنو میں کوئی تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں اور اللہ تعالیٰ کا بھی دوٹوک جواب کہ نبی ﷺ نہ کسی کی حفاظت کرنے والے ہیں اور نہ کسی کے وکیل ہیں اس قرآن کے سوا جو کسی اور کی اطاعت کر کے شرک کرے گا تو ایسے لوگوں سے نبی ﷺ کو منہ موڑنے کا حکم ہے۔

سورہ یونس۔آیات 108 تا 109۔ پارہ 11

آپ کہہ دیجیے۔لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ ﷺ نے نبی کریم کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔اب جو ہدایت یعنی قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا جواب سن لیا کہ نبی کریم کسی کے وکیل نہیں ہیں۔

سورہ نمل۔آیت 91 کا آخری حصہ تا 92۔ پارہ 20

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں یعنی مسلم بن کر رہوں۔اور یہ قرآن پڑھوں اب جو ہدایت پر آتا ہے تو اپنے بھلے کیلئے آتا ہے اور جو گمراہ رہا تو اس سے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ایک خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا جواب سن لیا کہ وہ صرف قرآن پاک سے خبردار کرنے والے ہیں۔اور ہمیں قرآن پاک سنایا۔

خواتین حضرات

آپ نے اوپر والی چند مختلف آیات میں دیکھا کہ مرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہے۔بلکہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اعمال کا حساب خود لے گا۔

سورہ زمر آیات 54 تا 55 پارہ 24

اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔اور اُس کی فرمابرداری کرلو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمھیں کہیں سے مدد نہ مل سکے۔اور اطاعت کرلو اس بہترین کتاب کی۔جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمھیں پتہ بھی نہ چلے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں ۔کہ میری طرف رجوع کرو۔میری فرمابرداری اختیار کرو۔یعنی قرآن پاک کی اطاعت اختیار کرو۔اس سے پہلے کہ اللہ تعالی کا عذاب ہم پر آ جائے۔اور ہمیں پتہ بھی نہ چلے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی طرف بلایا ہے۔قرآن پاک کی طرف بلایا ہے۔اور کسی چیز کا نام نہیں لیا ہے۔اور فرقہ پرست کس طرف بلاتے ہیں۔

سورہ نساء آیت 44 پارہ 5

اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا۔ تو ان میں سے ایک گروہ نے آپ ﷺ کو کو بہکانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور آپ ﷺ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔ اور آپ ﷺ کو وہ باتیں بتائیں ہیں۔ جو آپ کو معلوم نہ تھیں۔ اور آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے رسول ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔ اُن پر تو اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم تھی۔ تو کیا یہ دنیا والے ہمیں چھوڑ دیں گے۔ کیا یہ فرقہ پرست ہمیں قرآن پاک کی سچی باتوں کی طرف جانیں دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فرقہ پرستوں کے کفر اور شرک سے بچائے آمین۔

اگر ہم نے قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم کو مضبوطی سے پکڑا۔ تو کوئی فرقہ پرست ہمیں گمراہ نہیں کر سکے گا۔

سورہ قلم آیات 35 تا 53 پارہ 29

بیشک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ تو کیا ہم فرمابرداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے۔ تمھیں کیا ہوگیا ہے۔ تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے۔ جس میں تم پڑھتے ہو۔ یقیناً اس میں تم کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔ یا تم ہم سے قیامت تک کی قسمیں لے چکے ہو۔ کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے۔ وہ تم کو ملے گی۔ ان سے پوچھیے کہ ان باتوں کا ان میں دعوے دار کون ہے۔ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو لے آئیں۔ اگر وہ سچے ہیں۔ جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔ اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔ تو یہ لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اُن پر زلت چھا رہی ہوگی۔ اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔ اور وہ صحیح اور سالم تھے۔ بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔ کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔ اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔ بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔ کیا آپ ﷺ ان سے کوئی اجر چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس تاوان سے دبے چلے جاتے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب ہے۔ کہ اسکو لکھ لیتے ہیں۔ بس اپنے رب کے حکم کے لیے آپ صبر کریں۔ اور مچھلی والے یونس کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنے رب کو پکارا۔ اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔ اگر آپ کے رب کا اُس پر فضل نہ ہوتا۔ تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔ اور وہ ملامت زدہ ہوتا۔ پھر اس کو آپ کے رب نے چن لیا۔ اور اس کو صالحوں میں سے کر دیا۔ جب کافر قرآن پاک کو سنتے ہیں۔ تو آپ ﷺ کو ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ آپ کو اپنی نظروں سے ڈگمگا دیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ تو ایک مجنوں ہے حالانکہ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرمابرداروں اور مجرموں کے درمیان قیامت آنے سے پہلے ہی فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اور یہی فیصلہ قیامت والے دن بھی ہوگا۔ کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔ اور ان میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کرسکتا ہے۔ فرقہ پرستوں کے پاس ان کے نام نہاد مفسروں کی کتابیں ہیں۔ جس میں فرقہ پرستوں کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔ اور فرقہ پرست وہ کہانیاں اللہ تعالیٰ کے بارے میں سناتے ہیں۔ مثلاً قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جنت میں لے جائیگا۔ اور کوئی کتنا بھی اچھا کیوں نہ اللہ تعالیٰ کسی برائی کو پکڑ کر غلط فیصلہ کرلیگا۔ اسلیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہ کرے گا۔ فرقہ پرست وہ مشرک ہیں جن کے شریک نام نہاد مفسر ہیں۔ جو اس طرح کی غلط ملط کہانیاں ان کو سناتے رہتے ہیں۔ ان مفسروں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتابیں قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے ان کو دے رکھی ہیں۔ اس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے کا کام جاری ہے۔ ان مفسروں کی کیا حیثیت ہے۔ کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے۔ غیب کا علم اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے علم کو کہتے ہیں۔ جو صرف اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو دیتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے وعدے اور قسمیں ہوتیں ہیں۔ جو یہ نام نہاد مفسر باتیں کرتے ہیں کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔ کہ انہوں نے ان کو غیب کا علم یعنی اپنی کتاب دے رکھی ہے۔ نعوذ باللہ اپنی طرف سے ان کے پیغام پہنچانے والے بنے ہوئے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو لے آئیں۔ اگر وہ سچے ہیں۔

بیشک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ پرہیزگار کا مطلب ہے قرآن پاک کے سچ کو ماننے والے اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ یہ مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فربردار لوگوں کا انجام ہوگا۔ جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔ اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔ تو یہ لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اُن پر زلت چھا رہی ہوگی۔ اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔ اور وہ صحیح اور سالم تھے۔ بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔ کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔ اور میں ان کو

ڈھیل دے رہا ہوں۔ بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔فرقہ پرست جو قرآن پاک کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے ۔کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔

ن آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو بڑے پیار سے لوگوں کے نامناسب رویے پر سمجھا رہے ہیں۔کہ لوگون کے برے رویے پر صبر کریں۔

ان آیات کو بہت غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہ حال آج بھی لوگوں کا ہے۔زرا فرقہ پرستوں کو قرآن پاک کی آیات تو دکھائیں۔اور پھر ان کی حالت دیکھیں کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنی کتاب کو کتاب سمجھتے ہیں۔اور اپنے مقابلے میں کسی کی کتاب کو کچھ نہیں سمجھتے کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے۔۔اور کتاب بھی ایک ہے۔اور بس۔

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔کیونکہ یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔قرآن کا فیصلہ کیسا ہوتا ہے۔آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کردینے والا کلام ہے۔اور یہ کوئی ہنسی مذاق نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ ررسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیں۔کہ رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔کیونکہ مفسر اور فرقہ پرست مشرک ہیں۔اور یہ قرآن پاک کا فیصلہ ہے۔

تمام نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست مشرک ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو یہی وحی کی۔کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بھی بلایا۔مگر مشرکوں کو یہی بات ناگوار ہے۔اور وہ دین میں فرقے بنالیتے ہیں۔اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔اور فرقے بنالیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہ تھی۔کہ فرقے نہیں بنانے۔

فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔تو ہم ہدایت حاصل نہ کر سکیں گے۔تمام مفسروں نے اللہ تعالیٰ کی وصیت میں تبدیلی کر دی۔اور فرقے بنالیے۔کیونکہ انہیں رسول ﷺ کی یہ بات بہت ناگوار ہے۔کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں۔چونکہ فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کو قبول نہیں کیا۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات !

اب ان آیات کو تفصیل سے دکھانا چاہوں گی۔

❁ **سورہ شوریٰ۔آیت 13 تا 16۔پارہ نمبر 25**

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کی ہے۔اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا۔یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کردیتا ہے۔انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اسی کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔اور اس طرح قائم رہیے۔جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجئے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو قبول کرلیا گیا ہے۔ان کی دلیل ان کے رب کے نزدیک فضول ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات !

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہیں بنانا۔یہی دین پہلے دوسرے رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔

خواتین وحضرات !

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم یعنی قرآن پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا۔

آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

❁ **سورہ روم۔آیت 30 تا 32۔پارہ 21**

بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہوکر اپنا رخ اس دین کی سمت میں قائم کردو یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اُس کی طرف رجوع کرو اور اُس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور فرقہ فرقہ ہوگئے اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کو شرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ دین سکھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اور اپنا رخ دین کی سمت میں قائم کردو کہ نماز قائم کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو یعنی قرآن پاک سے رجوع کرو اور اس سے ڈرو اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں اور فرقہ فرقہ ہوگئے ہیں اور ہر ایک فرقہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں مگن ہیں۔ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہوکر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو یہ دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

خواتین وحضرات !

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔اس طرح تمام مفسر اور فرقہ پرست مشرک ہیں۔

❁ سورہ انعام آیت 137 پارہ 8

اوراس طرح بہت سے مشرکوں کی نظر میں اپنی اولاد کوقتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اوروہ ان کے دین کوان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈ مڈ کر دیں۔اوراگراللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ انہیں چھوڑ دیں۔جوجھوٹ وہ بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس طرح بہت سے مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کی نظر میں اپنی اولادکوقتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اوروہ ان کے دین کوان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈ مڈ کر دیں۔اوراگراللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ ﷺ انہیں چھوڑ دیں۔جوجھوٹ وہ بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ مشرک یعنی فرقہ پرستوں کی نظر میں اولادقتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اور ان کے دین کوان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈ مڈ کر دیں۔اوراگراللہ تعالیٰ چاہتا۔تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ ﷺ انہیں چھوڑ دیں۔جوجھوٹ وہ بناتے ہیں۔

مفسراورفرقہ پرست دین کی آڑ میں جوسکھاتے ہیں وہ جھوٹ ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا ۔ایسے لوگوں کوچھوڑ دیں یعنی دفعہ کریں۔

سورہ توبہ آیات 17 تا 18 پارہ 10

مشرکوں کو یہ حق نہیں۔کہ وہ اپنے کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے اعمال ضائع ہوگئے۔اوروہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کوصرف وہی آباد کر سکتے ہیں۔جواللہ تعالیٰ اورآخرت پرایمان لاتے ہیں۔اورنماز کی پابندی کرتے ہیں۔اورزکواۃ دیتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔امید ہے۔کہ یہی لوگ ہدیت پانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کفر کرتے ہوئے یعنی فرقے بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔فرقہ بنانے والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کر دیں گے۔اوروہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کوکافر کہا گیا ہےاورفرقہ بنانے والوں کومشرک کہا گیا ہے۔آپ نے دیکھا کہ مسجدیں آباد کرنے کا حق صرف اُن لوگوں کو ہے۔جواللہ تعالیٰ پراور قیامت کے دن پرایمان لاتے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کوسچ ماننااوراس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔اورآخرت پرایمان لانے کا مطلب ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔اُس طرح آخرت کو مانا جائے۔جس طرح قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔فرقہ پرست تواس کو ماننے کوتیارہی نہیں۔انہوں نے نہ جانے کیا کیا کہانیاں بنا رکھی ہیں۔کہ رسول اس اس طرح ہمیں بخشوائیں گے۔حالانکہ ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔اور یہ قرآن پاک کا اعلان ہے۔

سورہ آیت 113 تا 114 توبہ

نبی ﷺ کے لیےاوران لوگوں کے لیے جوایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوذخی ہیں۔اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔اورابراہیم کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جواس نے اپنے والد سے کیا تھا۔پھر جب انہیں معلوم ہوگیا۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔تو وہ اس سے بیزار ہوگیا۔واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مشرکوں کی بات ہورہی ہے یعنی منافق لوگ جنہوں فرقہ بنالیا تھاانہیں مشرک کہا جارہا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا۔ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بنانے والےمشرک اورابراہیمؑ کے والد جوبتوں کی پوجا کرتا تھا۔دونوں کا گناہ برابر ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

نبی ﷺ کے لیےاوران لوگوں کے لیے جوایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوذخی ہیں۔اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔اورابراہیمؑ کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جواس نے اپنے والد سے کیا تھا۔پھر جب انہیں معلوم ہوگیا۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔تو وہ اس سے بیزار ہوگیا۔واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔ کہ نام نہاد مفسر اور فرقے بنانے والے کافر ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔ اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنادیں گے۔ اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔ جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔ وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو

گے۔ تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنادیں گے۔ اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔ وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔ اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔ رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔ اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی کفر کر لیتا ہے

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے

سورہ آل عمران۔ آیات 105 تا 108۔ پارہ 4

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔ فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب

چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتا تا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزچکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کر لیتا ہے۔یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کروگے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کروگے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنادیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔

آیت نوٹ کریں۔کفر کرنے والے لوگ یعنی فرقے بنانے والے لوگ۔

خواتین وحضرات

روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔اس پر میری پوری کتاب موجود ہیں۔آپ دیکھ سکتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں خطاب کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کردے۔اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

سورہ توبہ آیات 32 تا 33 پارہ 10

وہ چاہتے ہیں۔کہ اپنے منہ سے اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھادیں۔اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کردے۔اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہو۔

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے۔اگرچہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔یعنی فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

روشنی اور ہدایت اور سچا دین قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اس پر میری پوری کتابیں موجود ہیں۔آپ دیکھ سکتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں اور مشرکوں سے خطاب کررہے ہیں۔یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کررہے ہیں۔

روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں خطاب کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کردے۔اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔مگر اللہ تعالیٰ اس سچے دین کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب کرکے رہے گا۔یہی وہ دین ہے جسے دے کر رسول ﷺ کو بھیجا گیا۔چاہے فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔یعنی قرآن پاک۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے

۔ اورنہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اورنہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اوراپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اوریہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیااور اسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابرسونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگارنہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کررہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اوران کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آگیا۔پھراس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پراللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اورسب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اورنہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اوراپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اوریہی لوگ گمراہ ہیں بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اوراسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابرسونا فدیہ میں دینا چاہیں گے۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اوران کا کوئی مددگارنہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اوران آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں ااورفرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابردای نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔اور کافر بن جاتے ہیں۔جوان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اور کافر جنت میں نہیں جا سکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہوجائے گا۔

سورہ زمر۔آیات 53 تا 62۔پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو!اے میرے بندوں یعنی غلاموں جنھوں نے اپنی جانوں پرزیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کردیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اوراپنے رب کی طرف رجوع کرواوراس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اورتمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکےاوراطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پراچانک عذاب آجائے اورتمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پرجو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اورمیں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کہ کاش مجھے ایک اورموقع مل جائے اورمیں احسان کرنے والوں میں سے ہوجاتا۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھرتونے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اورتو کافروں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پرجھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہےاورجن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اورنہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہرچیز کا پیدا کرنے والا ہےاوروہی ہرچیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو سناتے ہیں لہذا فرماتے ہیں۔اے میرے غلاموں جنھوں نے اپنی جانوں پرزیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کردیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اوراپنے رب کی طرف رجوع کرواوراس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پرعذاب آجائے اورتمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکےاوراطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پراچانک عذاب آجائے اورتمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پرجو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اورمیں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کہ کاش مجھے ایک اورموقع مل جائے

اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقہ پرستوں میں سے تھا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔ قیامت والے دن فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔

سورہ عنکبوت۔ آیت 51 اور 52۔ پارہ 21

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔ جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کیا لوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جو لوگ اسے مانتے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔ جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو گلے سے لگانے والے ہیں۔ اور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔ اور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ کہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔ اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔ یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے اور قیامت تک کے لیے ہے۔

مگر فرقہ پرست ایمان لانے کو تیار ہی نہیں۔ اور وہ قرآن پاک کو کافی نہیں سمجھتے۔ اس لیے انہوں اور بھی بہت ساری کتابیں قرآن پاک سے ساتھ جوڑ رکھی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی بات سے کفر کر لیا ہے۔ فرقہ پرست لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اس لیے کہ یہ جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس طرح یہ نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست کافر ہیں۔ اور یہ قرآن پاک کا اعلان ہے۔

سورہ محمد۔ آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنہوں نے

محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اوران کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔جوان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تا کہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔کہ فر قہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔تو آپ زرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔کبھی کسی کا نام لیں گے۔اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرمادیا۔کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

فرقہ پرست جھوٹ کی اطاعت کس طرح کرتے ہیں۔کہ وہ پھر مرتد بن جاتے ہیں

سورہ فتح آیات 28 تا 29 کا پہلا حصہ پارہ 26

وہی تو ہے۔جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے۔اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

خواتین وحضرات!

رسول کا مطلب ہے پیغام پہنچانے والا

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔۔جس نے اپنے پیغام پہنچانے والے کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے۔اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے والے ہیں۔

ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ ہے۔اس طریقے پر رسول ﷺ مسلم بنے۔یعنی اسلام لائے۔اور ہمیں بھی یہ طریقہ سکھایا۔

اب جو قیامت تک اس طریقے پر ایمان نہیں لائیگا۔بلکہ کسی اور طریقے سے مسلم بننے کی کوشش کریگا۔ وہ مرتد ہے۔اس کے حساب کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کا طریقہ جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو گیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دی گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں۔پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ اس پر لائے ہیں۔ تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں۔سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ جو صرف اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ اس طرح مسلم نہ بنیں اور اس طریقے سے پھر جائیں۔تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ موجود ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔ کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔ بریلوی بن جاؤ۔ یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا وہی جواب ہے۔ جو رسول ﷺ کا جواب تھا ۔ ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور وہ مشرک نہ تھے۔ یہ طرز عمل تمام رسولوں کا تھا۔ ان آیات میں ہمیں ایمان لانے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ ان آیات میں ہمیں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ اور جو اس طریقے پر مسلم نہیں بنتا۔ ایمان نہیں لاتا۔ وہ مرتد ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 83 تا 85۔ پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چار و نا چار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاق اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا جو کوئی اور دین اختیار کرنا چاہیگا۔ اُس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمان کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ؐ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور قرآن پر ایمان لائیں اور جو دوسرے پیغمبروں کو کتابیں دی گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام ہمارا دین ہے۔ اور فرقہ پرستی ہمارا دین نہیں ہے۔ اگر کوئی فرقہ بنائے گا۔ تو وہ اسلام سے نکل جائیگا۔ جسے اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ ان آیات میں ہمیں ایمان لانے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ ان آیات میں ہمیں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ اور جو اس طریقے پر مسلم نہیں بنتا۔ ایمان نہیں لاتا۔ وہ مرتد ہے۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح بندے یعنی غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں بندگی یعنی غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔ یعنی مسلم بنتے ہو۔ پھر اگر لوگ پھر جائیں۔ یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 144 پارہ 4

ااور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔ تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ محمدﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

رسولﷺ نے ہم تک قرآن پہنچایا۔اگر لوگ قرآن سے مرتد ہو جائیں۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گے۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔ جو لوگ قرآن پاک سے مرتد نہیں ہوں گے۔وہ شکر کرنے والے ہوں گے۔

سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے یعنی تمھیں مرتد بنا دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

سورہ محمد۔آیات 23 تا 28۔پارہ 26

پھر کیا تم سے یہ توقع ہے۔کہ اگر پھر جاؤ۔تو زمین میں فساد کرنے لگو۔اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا یہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔بیشک جن لوگوں پر ہدایت یعنی قرآن واضح ہو چکا پھر اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے۔شیطان نے آسان بنا دیا ہے ان کیلئے یہ کام اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا ہے یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے۔یہ اسی لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس کی اطاعت کی جس نے للہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا ہے اور اس کی رضا کو پسند نہ کیا۔اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال برباد کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا اور بہرہ کر دیا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں کو تالے لگ گئے ہیں جو یہ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے جن لوگوں کو ہدایت دی تھی قرآن پاک واضح ہو چکا تھا اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے لئے جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا تھا اس لئے انہوں نے قرآن پاک کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتوں کو جانتا ہے پھر قرآن پاک کے ساتھ کچھ باتوں میں دوسروں کی مرضی کرنے والوں کی روحیں جب فرشتے قبض کریں گے تو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے لے جائیں گے یہ اس لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس طریقے کی اطاعت کی جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے اور اس کی رضا کا طریقہ اختیار نہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے قرآن پاک کی اطاعت کے ساتھ دوسروں کی اطاعت کی انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا آئیں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں سورہ المائدہ آیت 15 کا آخری حصہ اور آیت 16 پارہ نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ’’بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی آگئی ہے اور ایک ایسی واضح کتاب جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے‘‘۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن پاک ہے جولوگ کچھ باتوں میں قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں اور کچھ باتوں میں لوگوں کی اطاعت کرتے ہیں تو انہیں مرتد کیا گیا ہے ان پر لعنت کی گئی اور انہیں اندھا اور بہرا کیا گیا ان کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

یہ لوگ فرقہ پرست ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے اپنے فرقوں کی دی ہوئی حدیثوں پر بھی عمل کریں گے۔ کیونکہ انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے ہی لوگوں کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔ وہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔ اس لیے انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے لوگ ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ کہ مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب کا آغاز ہو جائے گا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والا مرتد ہے۔ تمام فرقے اپنے اپنے فرقوں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں مرتد کا مطلب ہے۔ اپنے دین سے پھر جانا۔ اُلٹے پاؤں پھر جانا۔ اُلٹے پاؤں پھر جانے کا مطلب ہے۔ کہ انسان جس راستے پر چل کر آیا تھا۔ اُسی راستے پر پھر واپس چل پڑے۔ اسے مرتد ہونا کہتے ہیں۔ اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی۔ کہ ساری دنیا مختلف قسم کے فرقوں پر تھی۔ یعنی کافر تھی۔ رسول ﷺ نے جب اعلان نبوت کیا۔ تو جو جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ تو وہ ساری دنیا سے جدا ہو گئے۔ اور مسلم بن گئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔ اب اگر یہ مسلم قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے تو پھر مرتد ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہیں رہیں گے۔ یعنی جس راستے سے آئے تھے۔ یہ اُسی راستے پر پھر واپس چل پڑے۔

سورہ رعد۔ آیات 36 تا 37۔ پارہ 13

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی مددگار ہو گا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں گروہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی کریم ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نا کروں۔ ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار ہو گا اور نہ بچانے والا۔

سورہ نساء آیت 115 پارہ 5

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان والوں کے علاوہ کسی دوسرے راستے پر چلے۔ حالانکہ اُس پر ہدایت واضح ہو چکی ہو تو ہم اس کو اُسی طرف چلائیں گے۔ جدھر وہ خود پھر گیا۔ اور اسے جہنم میں جھونکیں گے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کی مخالفت ایمان کے علاوہ راستہ ہے۔ ایمان والوں کا راستہ رسول کی اطاعت ہے۔ ایمان کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اسکی اطاعت کرنا۔ قرآن پاک کی تعلیمات پہنچنے کے بعد جو کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا چاہے۔ تو وہ کرے مگر اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

یعنی اطیع اللہ واطیع الرسول کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کی اطاعت۔

آپ نے دیکھا۔

کہ ایمان والوں کے علاوہ ہر راستہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔

سورہ محمد۔آیات 32 تا34۔پارہ 26

بلا شبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔انہوں نے ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کی وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کردے گا اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرلو۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا پھر اسی کفر کی حالت میں مرگئے اللہ تعالیٰ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتد لوگوں کی بات کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے قرآن پاک کو جان لیا یعنی ان پر واضح ہوگیا کہ یہ قرآن ہدایت ہے اس کے بعد کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا یہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے اور رسول ﷺ کی اطاعت اس طرح تھی کہ وہ قرآن پاک پر ایمان لاتے یعنی اس کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے اس کو کہتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت۔ورنہ اگر اسی کفر کی حالت میں موت آگئی تو اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا۔یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہوگی۔۔۔۔

خواتین وحضرات!

اطیع واللہ واطیعوالرسول کو سمجھنے کیلئے ان آیات کو بار بار پڑھنا چاہیے۔

سورہ مئومنون۔آیات 65 تا 73۔پارہ 18

آج مت چلاؤ ۔ بیشک ہماری طرف سے اب تمہیں مدد نہیں مل سکتی۔یقیناً میری آیات تمہیں پڑھ کرسنائیں جاتیں تھیں اور تم اپنی ایڑیوں پر اُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔تکبر کرتے ہوئے تم اپنی مجلسوں میں قرآن کی شان میں بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا۔یا ان کے پاس کوئی ایسا آیا ہے۔جو ان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آیا تھا۔یا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا۔جس کی وجہ سے وہ اس کے نافرمان ہیں۔یا وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ مجنوں ہے۔بلکہ وہ ان کے پاس سچ یعنی قرآن لایا ہے اور سچ ہی ان کی اکثریت کو ناگوار ہے اور اگر کہیں سچ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے خواہشات کی اطاعت کرتا تو آسمان اور زمین میں اور ان کے درمیان ہر چیز کا نظام درہم برہم ہوجاتا۔بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت یعنی قرآن بھیج دیا ہے۔مگر وہ اپنی ہی نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔کیا آپؐ ان سے کوئی معاوضہ طلب کررہے ہیں۔معاوضہ تو آپ کے رب کا دیا ہی بہتر ہے اور وہ بہترین رازق ہے اور بے شک آپؐ ان کو سیدھے راستے کی طرف بلارہے ہیں

خواتین وحضرات!

مرتد قرآن پاک میں فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کی آیات سے مرتد ہوکر فرقے بناتے ہیں۔اس طرح قرآن پاک سے منہ موڑ رکھا ہے۔حالانکہ رسول ﷺ تو انہیں سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں۔

سورہ نساء آیت 136 تا 138 پارہ 5

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اُس نے نازل کی ہے۔اور اُس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی تھی۔جس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کا انکار کیا۔بے شک وہ گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔بے شک جو لوگ ایمان لائے۔پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے۔پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

سورہ نساء۔آیات 145 تا 147۔پارہ نمبر 5

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔لیکن وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑلیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلیں۔تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان رکھو تو اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ شکر کا بدلہ دینے والا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہے اور فرقہ پرستوں نے اپنے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے۔لوگ جو توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں

اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لیں ۔ تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے ۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجرِ عظیم دے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان رکھو تو اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے ۔ اللہ تعالیٰ شکر کا بدلہ دینے والا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے ۔ اگر ہم قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں تو شکر کرنے والے ہوں گے ۔

خواتین و حضرات

اب میں آپ کے سامنے سورہ منافقون اور سورہ رعد کی آیات پیش کروں گی ۔ ان کا مقابلہ بھی کریں گے تا کہ ہمیں قرآن پاک کا علم رکھنے والے اور قرآن پاک سے روکنے والے کی اوقات کا پتہ چلے ۔ اور ایک منافق انسان کی مکمل پہچان ہو جائے ۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں ۔ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں ۔ کہ آپ ؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں ۔ کہ یہ منافق جھوٹے ہیں ۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں ۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں ۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے ۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔

خواتین و حضرات !

آپ نے دیکھا ، کہ جو لوگ پیغمبر ؐ کیلئے رسول ہونے کی قسمیں کھاتے ہیں ۔ اور گواہی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جھوٹا کہہ رہے ہیں ۔ منافق کہہ رہے ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے ۔ اور اسطرح یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں ۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے ۔ اس کی تفصیل کے لیے آپ میری کتاب دیکھ سکتے ہیں ۔

خواتین و حضرات !

ایسے لوگ جو قرآن پاک سے روکتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ منافق کہہ رہے ہیں ان کی گواہی کی کوئی اہمت نہیں ہے بلکہ انہیں جھوٹا اور منافق کہا گیا ۔

آپ نے دیکھا کہ اِن آیات میں اُن لوگوں کا زکر ہے ۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ۔ یعنی فرقے بنائے ۔ یاد رہے کہ فرقہ پرستوں کی تفسیر اللہ تعا کی نافرمانی اور مخالفت پر مبنی ہوتی ہے ۔ اس لیے اللہ تعالیٰ انہیں کافر کہتے ہیں ۔ مثلاً اللہ تعالیٰ مرتے دم تک فرقہ بنانے کی اجازت نہیں دیتا ۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے ایک نئے راستے پر چل پڑتے ہیں ۔ اور ان کا خدا اور رسول ایک نام نہاد مفسر بن جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ بار بار قرآن پاک میں کہتے ہیں ۔ کہ میں نے قرآن پاک تفصیل سے بنایا ہے ۔ فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں ۔ یہ پیغام رسول ﷺ نے پہنچایا ہے ۔ یہ رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں ۔ اور اس بات کو ماننے کو تیار ہی نہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل ہے ۔ انہوں نے سارے قرآن پاک کا یہی حال کیا ہے ۔ اور اس طرح لوگوں کو قرآن پاک سے روکتے ہیں ۔ اس لیے اللہ تعالیٰ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسول ؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے ۔ کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ۔ یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کی دعویٰ کیا ۔ مگر بعد میں قرآن پاک سے روکنے لگے ۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کیا ۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی ۔ اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی ۔ ان آیات میں رسول ﷺ کے لیے گواہی دینے والے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو منافق کہا گیا ۔ جھوٹا کہا گیا ۔ ان کے دلوں پر مہریں لگی ہوئی ہیں ۔ انہیں کسی بات کی سمجھ نہیں آتی ۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں ۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو کتنی نفرت ہے ۔ آیات میں بار بار غور کریں ۔

سورہ الرعد ۔ آیت 43 ۔ پارہ نمبر 13

ور جو کافر ہیں کہتے ہیں آپ ﷺ رسول نہیں ہیں ۔ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے ۔ اور اُس کی جس کے پاس کتاب کا علم ہے ۔

خواتین و حضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہ نبی کریم ؐ کیلئے میری گواہی کافی ہے اور اس انسان کی گواہی کو قبول کیا گیا ہے جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہو ۔ آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کے زمانے میں کافر یعنی دوسرے فرقوں میں سے جس نے بھی رسول ﷺ کو ماننے سے انکار کیا ۔ اُن کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنی گواہی پیش کی ۔ اُس انسان کی گواہی کو رسول ﷺ کیلیے قبول کیا ۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے ۔ چونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے ۔ اس لیے ایسے انسان یعنی فرقہ پرست کی گواہی کی کوئی اہمیت نہیں ہے ۔ کیونکہ اُس کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہے ۔ بلکہ فرقہ بنانے والے تو خود قرآن پاک سے روکتے ہیں ۔ اس طرح منافقی کرتے ہیں ۔ اب قیامت تک آنے والے لوگوں میں سے رسول ﷺ کے لیے اُس انسان کی گواہی کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے ۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہو گا ۔

آپ نے دیکھا کہ رسولؐ کی گواہی مقبول بنانے کیلئے قرآن پاک کی سند یعنی سٹرفکیٹ چاہیے تب اس کی گواہی قبول ہوگی اطیع اللہ واطیع الرسولؐ کے نعرے لگانے والے قرآن کی تعلیم سے یکسرناواقف اس آیت کو بار بار پڑھیں شاید کہ ان کا دل اللہ کی طرف رجوع کرے یعنی قرآن پاک کی طرف رجوع کرے۔قرآن پاک کا علم حاصل کریں تا کہ ان کی گواہی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبولیت کا درجہ پا سکے۔ورنہ ایسے کافروں کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں۔

سورہ احزاب آیات 45 تا 48 پارہ نمبر 22

اے نبیؐ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کی اجازت سے آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کریں اور ان کی تکلیف دینے پر توجہ نہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ ہی کافی وکیل ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے گواہی دینے والا بنا کر بھیجا ہے اس دنیا میں بھی قرآن پاک لوگوں تک پہنچایا اور اس کے لیے گواہی دی اور قیامت والے دن بھی قرآن پاک کے بارے میں گواہی دیں گے۔یہ قرآن پاک ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہمیں اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے وہی ہمارے لیے کافی وکیل ہے۔نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قرآن پاک کی طرف بلانے والے روشن چراغ ہیں۔کافر اور منافق یعنی فرقہ پرست رسول ﷺ کو تکلیف دینے والے ہیں۔

سورہ المائدہ۔آیات 54 تا 56۔پارہ 6

اے ایمان والو۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔تو عن قریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں جو ایمان والوں کے لیے دل نرم ہوں گے اور کافروں کے لئے سخت مزاج ہوں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دے دے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔بے شک تمہارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں نماز قائم کرتے زکواۃ دیتے اور وہ جھکنے والے ہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کے دوست رکھے گا تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی غالب رہنے والی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگوں کی بات ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے وہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کے لیے نرم مزاج ہوں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے سخت مزاج ہوں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کریں گے یعنی قرآن پاک کا سچ لوگوں کو دکھائیں گے۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ نام نہاد مفسر اور فرقے بنانے والے ظالم ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ سجدہ آیت 22 پارہ 21

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔جسے اس کے رب کی آیات کے زریعے نصیحت کی جائے۔پھر وہ اُس سے منہ موڑ لے۔ہم ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ظالم کا قرآن پاک میں مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کا نافرمان۔کافر کا بھی یہی مطلب ہے۔
ان آیات میں اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرست کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔جسے اس کے رب کی آیات کے زریعے نصیحت کی جائے۔پھر وہ اُس سے منہ موڑ لے۔ہم ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔
آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اسے ظالم یعنی سب سے بڑا نافرمان مجرم کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ پھیر لے۔یعنی ایسے انسان کو پرواہ ہی نہیں۔کہ وہ کس بیہودہ

حرکت کا ارتکاب کر رہا ہے۔اس کی یہ حرکت اس کو اللہ تعالیٰ مجرم بنا رہی ہے۔اور ایسے انسان سے اللہ تعالیٰ بدلہ لے کر رہے گا۔

خواتین وحضرات۔

تمام نام نہاد مفسر اور ان کی اطاعت کرنے والے فرقہ پرست جو فرقے بناتے ہیں۔یہ تمام لوگ رسول ﷺ کے مجرم ہیں۔کیونکہ انہوں نے اللہ تعالی کی بات کو نہیں مانا۔اس طرح مجرم بن گئے۔اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیات 58 تا 59 پارہ 1

اور جب ہم نے کہا تھا۔کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ۔اور اس میں جہاں سے چاہو۔خوب کھاؤ۔اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور توبہ کہتے ہوئے جانا۔ہم تمھاری خطائیں معاف کر دیں گے۔اور احسان کرنے والوں کو ہم اور زیادہ دیں گے۔ ان ظالموں نے کلمہ بدل ڈالا۔جو انہیں بتایا گیا تھا۔پھر ہم نے ظلم کرنے والوں کے لیے آسمان سے عذاب نازل کیا۔کیونکہ اُنہوں نے نافرمانی کی تھی۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالی کے بتائے ہوئے کلمے کو بدل دیا گیا۔یعنی اللہ تعالی کی بتائی ہوئی بات کو بدل کر کرنے کو ظلم کہتے ہیں۔اس طرح اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ۔تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کر دیا۔

خواتین وحضرات

آج قرآن پاک کھول کر دیکھیں۔تو آپ کو ہر طرف تفسیر کی آڑ میں لوگوں کا ظلم نظر آئے گا۔جو اُنہوں نے رسول ﷺ کے نام پر کیا ہے۔

۔یہ ظلم لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں فرقوں کی خاطر کیا ہے۔اپنے باپ دادا کے راستے کی خاطر کیا ہے۔آخر قرآن پاک کے بعد باپ دادے کے راستے کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے ۔جو اتنا ظلم مچایا گیا۔

اگر ہم لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کا مطلب غلط یا اُلٹ بتائیں گے۔یا بدل کر بتائیں گے۔تو یہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے مطابق ظلم ہوگا۔اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سمیٹنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔کیونکہ ہم ظلم کا اتکاب کر رہے ہیں۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیم کے والد کا نام آزر بتایا ہے۔مگر ہمارے نام نہاد مفسر حضرات کہتے ہیں۔کہ آزر اُن کے چچا تھے۔والد کا نام تارخ تھا۔یعنی اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا کلمہ بدل رہے ہیں۔یعنی بات بدل رہے ہیں۔تو یہ ظلم ہے۔قرآن کی نظر میں ظلم ہے۔اللہ اور اُس کے رسول کی نظر میں ظلم ہے۔کیونکہ جب ابراہیم پیدا ہوئے تھے۔اللہ تعالیٰ موجود تھے۔یا نام نہاد مفسر موجود تھے۔حقیقت تو یہ ہے۔کہ قیامت تک آنے والے ہر بچے کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔کہ اُس کا والد کون ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام حق یعنی سچ ہے۔اور وہ سچ ہی کہتا ہے۔اور رسول ﷺ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لائے ہیں۔آئیں وہ جھوٹ دیکھتے ہیں۔جو نام نہاد مفسروں نے تفسیر کی آڑ میں کیا ہے۔یہ صرف دیگ کا ایک چاول ہے۔باقی ساری دیگ بھی اسی طرح کے چاول پر مبنی ہے۔وہ آپ خود قرآن کھولیں کیونکہ اگر میں اس موضوع پر آ گئی تو قرآن پاک کا کام متاثر ہوگا۔زرا اس آیت کو دیکھیں کہ کس طرح نام نہاد مفسر حضرات نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا ۔

سورہ انعام آیت 74 پارہ 7

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا۔کیا آپ بتوں کو معبود بناتے ہیں ۔میں تو آپ کو اور آپ کی قوم کو واضح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتایا کہ ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر ہے۔آئیں ان آیات کو دیکھتے ہیں۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو نہ دیکھتی ہیں۔نہ سنتی ہیں۔اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتی ہیں۔اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔

بے شک شیطان تو رحمان یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔ کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی دراصل سچا علم ہوتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ کیسے اپنے والد کو باپ باپ کہہ کر پکار رہے ہیں۔ نام نہاد مفسر کہتے ہیں۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کے چچا تھے۔ کیا ایک سچا رسول اپنے چچا کو باپ باپ کہہ کر پکارے گا۔ یہ فرقہ پرست اس لیے کہتے ہیں۔ کہ انکے بڑے نے یہ بات کہی ہوئی ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا گیا اور نام نہاد مفسر کی بات سچ سمجھ لی۔ کیا ان کا خدا نام نہاد مفسر ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کی بات بدل کر کرنے والے کو ظالم یعنی نافرمان کہتے ہیں۔ جیسے بستی کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کلمے کو بدلا۔ تو ان پر عذاب آ گیا۔ ہم پر بھی ایسے ہی جھوٹے مفسروں کی وجہ سے عذاب آیا ہوا ہے۔ اصل عذاب تو ان نام نہاد مفسروں پر قیامت والے دن آئے گا۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر خدا بنے ہوئے تھے۔ اور ہم پر بھی آئے گا۔ کہ کس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے میں اُن کی مدد کی۔ اور اندھوں کی طرح قرآن پاک پڑھتے رہے۔

خواتین وحضرات

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں باپ ااور بیٹے کے رشتے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ تا کہ نام نہاد مفسروں کا جھوٹ آپ پر ثابت ہو جائے۔

سورہ احزاب آیات 2 تا 5 پارہ 21

اور جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ اور آپ کا رب کافی وکیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

ااور تمھاری ان بیویوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمھاری مائیں نہیں بنایا۔ اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔ اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔ پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔ تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔ اور تمھارے دوست ہیں۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اس میں جو غلطی تم کر چکے۔ لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔ اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔ پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔ تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔ اور تمھارے دوست ہیں۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اس میں جو غلطی تم کر چکے۔ لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس وضاحت کے بعد میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ کہ فرقہ پرستوں کے اس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کی میں کیا وجہ بیان کروں۔ سوائے اس کے قرآن پاک کی ڈکشنری انہیں مشرک کہتی ہے۔ کافر کہتی ہے۔ مرتد کہتی ہے۔ ظالم کہتی ہے منافق کہتی ہے۔ اور گمراہ کہتی ہے۔ اور جہنمی کہتی ہے۔ اس کے لیے میں قرآن پاک سے ان مجرموں کو دکھانا چاہوں گی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بھی سچ بولا اور ابراہیمؑ نے بھی سچ بولا۔ اور رسول ﷺ نے یہ قرآن سنایا تو رسول ﷺ نے بھی سچ بتایا۔

مگر فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اور ابراہیمؑ اور رسول ﷺ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسروں کو سچا ثابت کیا ہے۔ کیا انہوں نے نام نہاد مفسران کو اپنا رب سمجھ لیا ہے۔ کیا قرآن پاک کو جھوٹا بیان کرنے والے یہ نام نہاد مفسران انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا لیے ہیں۔ اس طرح فرقہ پرست شرک کرتے ہیں۔

سورہ شوریٰ آیت 21 پارہ 25

کیا انکے کچھ شریک ہیں۔ جنہوں نے ان کے لیے دین میں سے مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کے دین یعنی قرآن پاک کے ساتھ اپنا حکم دینے والوں کو کس نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہی ہوتا ہے جو وہ اپنے رسولوں کے زریعے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔اور فرقے نہیں بنانے۔اور اسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر فیصلے کا وقت مقرر نہ ہوتا۔تو اب تک فیصلہ ہو جاتا تھا۔بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سورہ انعام 56 تا58 پارہ7

کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔بیشک اس طرح میں بے خبر ہو جاؤں گا۔اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبیؐ کیا فرما رہے ہیں جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبیؐ کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دوٹوک جواب ہے

آپ ﷺ کہہ رہے ہیں کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں۔جیسے تم نے جھٹلا دیا ہے۔اگر میرے ہاتھ میں عذاب کا فیصلہ ہوتا تو میں تمھیں اس عذاب سے دوچار کر دیتا۔

سورہ انعام آیات115 تا 116 پارہ8

اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں۔کوئی اُسکی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے۔اور وہ سننے والا علم والا ہے۔اور اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو یہ لوگ آپکو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے رسول ﷺ کی آواز سنی۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے لحاظ سے مکمل ہیں۔کوئی اسکی باتوں کو بدلنے والا نہیں۔اور اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو یہ لوگ آپکو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔کیونکہ قرآن پاک کی باتوں کو تو رسول ﷺ بھی نہیں بدل سکتے۔

خواتین وحضرات۔

پھر یہ نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے والے کون ہوتے ہیں۔اگر آپ نے لوگوں کی اطاعت کی۔تو یہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل دیں گے۔کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔جیسا کہ آج کل کے فرقہ پرستوں نے کیا ہوا ہے۔

سورہ انعام آیات93 تا94 پارہ 8

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔اور جس نے کہا۔کہ میں بھی اس جیسا کلام پیش کر سکتا ہوں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔اور کاش آپ دیکھیں۔کہ جب یہ ظالم موت کی سختیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔اور فرشتے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔نکالو اپنی جانیں۔آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔جو تم کہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ۔اور اس کی آیات کے بارے میں تکبر کرتے تھے۔اور ہمارے پاس اُسی طرح تنہا آ گئے۔جیسا کہ پہلی بار ہم نے تمھیں پیدا کیا تھا۔اور تمھارے ساتھ وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے۔جنہیں تم خیال کرتے تھے۔کہ وہ تمھارے درمیان شریک ہیں۔بیشک تمھارے آپس کے تعلقات ٹوٹ گئے۔جو تم خیال کرتے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے قرآن پاک سے تین ایک جیسے ظالموں کو دیکھا۔ پہلا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو کہتا ہے اُس پر وحی نازل ہوتی ہے۔حالانکہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔تیسرا کہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے کلام کی طرح کلام پیش کر سکتا ہے۔یعنی قرآن پاک کے برابر کسی کلام کو کرے۔تو وہ ایسے ظالم

ہیں۔کہ اُن پر موت سے پہلے ہی تکالیف کا آغاز شروع ہو جاتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو مندرجہ زیل مثال سے واضح کرنا چاہتی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کو دکھایا۔ایسا خیال کریں کہ تین مرد ہیں۔تینوں مردوں کے پاس ایک ایک کتاب ہے۔پہلا اپنی کتاب پیش کرتا ہے۔جس میں اس نے اللہ تعالیٰ پر کوئی جھوٹ بنائے ہیں۔یعنی وہ باتیں قرآن پاک میں موجود نہیں ہوتی۔مگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام لگاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔دوسرا مرد بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے۔کہ میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ اُس پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی ۔تیسرا انسان کوئی فرقہ پرست ہے۔وہ بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے۔اُس میں اُس کے فرقے کی حدیثیں لکھی ہوئی ہیں۔وہ کہتا ہے۔کہ یہ قرآن پاک کے برابر ہیں ۔یہ تینوں ایک جیسے گناہ میں مبتلا ہیں۔یہ تینوں ایک جیسے ظالم ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔کہ تمام انسان اور جن ملکر قرآن پاک کی طرح کلام نہیں بنا سکتے۔اب جو لوگ اس طرح کی کتابیں اُٹھا کر لے آئیں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے ہیں۔کہ ان کے پاس کوئی قرآن کی طرح کی کوئی چیز موجود ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ تینوں نے ایک جیسی چیزیں ایجاد کیں۔جو قرآن پاک کے برابر سمجھیں گئیں۔اب مرتے ہی ان کا حشر شروع ہونے والا ہے۔

ہمارا المیہ یہ ہے۔کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو نظر انداز کر دیا ہے۔اور قرآن پاک کی جگہ یا اسکے برابر اپنے فرقوں کو کر لیا ہے۔یا قرآن پاک سے بھی بڑھا دیا ہے۔نعوز باللہ میں نے خود ایک عالم کو یہ کہتے سُنا۔کہ ہم بخاری شریف کو قرآن پاک پر ترجیح دیتے ہیں۔ایسے فرقہ پرست نام نہاد عالم ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ہر فرقے والے اپنی حدیثوں کو ٹھیک اور دوسروں کی حدیثوں کو ناقبل عمل سمجھتے ہیں۔بلکہ کافر سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا تمام فرقہ پرستوں کے نام قرآن پاک میں پیغام موجود ہے۔جو لوگ بھی حدیثو ں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔وہ ظالم ہیں۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ نام نہاد مفسر اور فرقے بنانے والے گمراہ ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورۃ النساء۔آیت 44 تا 45۔پارہ نمبر 5

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔جنہیں کتاب کا کچھ علم دیا گیا ہے جس سے وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ تم بھی راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ ہو جاؤ۔اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے تمہاری دوستی کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور مدد کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن کے پاس قرآن پاک کا تھوڑا سا علم ہوتا ہے۔وہ اس سے گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ بھی راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ ہو جائیں اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے تمہاری سر پرستی اور مدد کیلیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ نبی کریمؐ کے دشمن ہیں وہ قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں اور اس علم کو لوگوں کے گمراہ کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں یہ لوگ دراصل نبی کریمؐ کے دشمن ہیں جو قرآن پاک کی تعلیمات سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اس سلسلے میں فرقے اختیار کرنے والوں کو دیکھ لیجئے قرآن پاک فرقہ بنانے سے منع کرتا ہے اور قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیتا ہے اور نہ جانے یہ کس طرح گمراہی خرید رہے ہیں۔ااور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔

سورہ یونس۔آیات 108 تا 109۔پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دیجئے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پرورگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ن آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچ آچکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔ اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین و حضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ دراصل یہ رسول ﷺ کا مکمل خطاب ہے۔ جو ہمارے نام ہے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے صبر کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم ہے۔

❁ سورہ نمل۔ آیت 91 کا آخری حصہ تا 92۔ پارہ 20

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جو ہدایت پر آتا ہے تو اپنے بھلے کیلئے آتا ہے اور جو گمراہ رہا تو بس آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ قیامت تک آنے والوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی مسلم بننے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور قرآن سنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے بھلے کے لئے آتا ہے۔ اور جو گمراہ رہتا ہے۔ تو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میں تو صرف ایک خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا۔ میں تو صرف ایک خبردار کرنے والا ہوں ۔ خود بھی قرآن پاک کے فرمانبردار رہے اور ہمیں بھی قرآن پاک کی ہدایت کی فرمانبرداری کا حکم دے رہے ہیں اور اگر کوئی قرآن پاک کی ہدایت حاصل نہیں کرتا اور گمراہ رہتا ہے۔ تو اُس سے نبی ﷺ کہہ رہے ہیں۔ میں تو صرف ایک خبردار کرنے والا ہوں۔

❁ سورہ زمر۔ آیت 41۔ پارہ 24

بیشک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ رسول ﷺ کے ذریعے پہنچا دیا ہے ۔ پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

❁ **سورہ البقرہ۔ آیات 174 تا 176۔ پارہ 2**

جو لوگ اُن باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھا لیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنہوں نے مغفرت کے بدلے

عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پہنچے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے۔ان کے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کرتے ہیں وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو سچ نازل کیا تھا۔مگر جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔جو لوگ قرآن پاک کے سچ میں اختلاف کر کے فرقے بنا کر خوش ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہیں۔اِن آیات میں وہ اپنا حشر دیکھ لیں۔کیونکہ وہ جہنم کی آگ پر بہت صبر کرنے والے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہو سکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پاک ہوتے ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہونگے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلے۔تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

مفسر اور فرقہ پرست قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہیں نکلتے۔اس لیے ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

سورہ ابراہیم۔آیات 30 تا 31۔پارہ 13

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔آپ ﷺ کہہ دیں میرے غلاموں سے جو ایمان لائے ہیں۔کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں چھپا کر اور ظاہری طور پر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دوقسم کے لوگوں سے بات کر رہا ہے یعنی مشرکوں سے اور ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں۔ایسے لوگوں سے رسول ﷺ فرمار ہے ہیں ۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میرے غلاموں سے کہہ دیجئے جو ایمان لاتے ہیں یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ نماز قائم کریں اور ظاہری طور پر اور چھپ کر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے خرچ کریں۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ نام نہاد مفسر اور فرقے بنانے والے فساد کرنے والے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے۔اور ہم نے پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔

جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

طخواتین وحضرات !

فرقہ پرست تو اس بات کو نہیں مانتے کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اس طرح یہ لوگ فساد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ جنگ کرتے ہیں۔اور حد سے نکل جانے والے ہیں۔

سورہ المائدہ آیات 32 تا 37 پارہ 6

اسی لیے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے لکھ دیا کہ جو کوئی کسی انسان کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد پھیلانے کے مارڈالے گا۔تو گویا اس نے تمام لوگوں کو مارڈالا۔اور جو کسی کو بچائے گا۔تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچالیا۔اور بیشک ہمارے رسول ﷺ ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر آئے۔پھر ان کے بعد بھی ان میں سے بہت سے ایسے ہیں۔جو زمین میں حد سے نکل جانے والے ہیں۔بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں۔اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔اُن کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں۔یا سولی پر لٹکائے جائیں۔یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف جانب سے کاٹے جائیں۔یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔یہ تو ان کی رسوائی دنیا میں ہوگی۔اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔مگر وہ لوگ جو تمھارے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کرلیں۔تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف ذریعہ تلاش کرو۔اور اسکے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کرو۔تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔جن لوگوں کفر کیا۔اگر ان کے پاس وہ تمام چیزیں ہوں۔جو زمین میں اور اس جتنی اور بھی ہوں۔تاکہ وہ یہ مال فدیے میں دے کر قیامت کے دن عذاب جان چھڑالیں۔تو یہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں۔لیکن وہ وہاں سے نکل نہ سکیں گے۔اور ان کے لیے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہم نے تورات میں لکھ دیا کہ جو کوئی کسی انسان کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد پھیلانے کے مارڈالے گا۔تو گویا اس نے تمام لوگوں کو مارڈالا۔اور جو کسی کو بچائے گا۔تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچالیا۔اور بیشک ہمارے رسول ﷺ ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر آئے۔پھر ان کے بعد بھی ان میں سے بہت سے ایسے ہیں۔جو زمین میں حد سے نکل جانے والے ہیں۔بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں۔اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔اُن کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں۔یا سولی پر لٹکائے جائیں۔یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف جانب سے کاٹے جائیں۔یا ان کو جلاوطن کر دیا

جائے۔یہ توان کی رسوائی دنیامیں ہوگی۔اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔مگر وہ لوگ جوتمھارے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کرلیں۔تو جان لوکہ اللہ تعالیٰ بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ رسول لوگوں کے پاس واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب لاتے ہیں۔پھراس کے باوجود ایسے لوگ ہوتے ہیں جوحد سے نکل جاتے ہیں۔اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ نے صرف دوطرح سے کسی انسان کوقتل کرنے کی اجازت دی ہے۔نمبر 1 اُس نے کسی کے گھر کے کسی فرد کوقتل کیا ہو۔یعنی جسے قصاص کہتے ہیں۔اور دوسرا وہ لوگ جوزمین میں فساد مچاتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست لوگ۔ایسے لوگوں کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں۔یا سولی پرلٹکائے جائیں ۔یاان کے ہاتھ اور پاؤں مخلف جانب سے کاٹے جائیں۔یاان کوجلاوطن کردیا جائے۔یہ توان کی رسوائی دنیامیں ہوگی۔اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔مگر وہ لوگ جوتمھارے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کرلیں۔تو جان لوکہ اللہ تعالیٰ بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کروتا کہ تم کامیاب ہوجاؤ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا ذریعہ ہے قرآن پاک کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانا قرآن پاک کی تعلیمات سے بہرہ مند ہونے کے لئے تعلیم کا عام کرنا۔تاکہ قرآن پاک کوسمجھ سکیں قرآن پاک کی تعلیمات خود حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا اس راستے میں ہرکوشش جہاد کہلائے گی اور جوقرآن پاک کے ساتھ اس کوشش کے برعکس رویہ اختیار کریں یعنی نافرمانی والا رویہ اختیار کریں قیامت والے دن وہ دنیا کی تمام چیزیں فدیے میں دے کربھی اللہ تعالیٰ سے توبہ نہ کرسکیں گے ان کیلئے دردناک عذاب ہے جہاں سے وہ کہیں نہ جاسکیں گے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔جنھوں نے قرآن پاک کا زراسا علم بھی حاصل نہیں کیا ہوتا۔اوراس علم سے لوگوں کوگمراہ کررہے ہیں۔اس طرح ان لوگوں نے لوگون کوقرآن پاک سے گمراہ کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔

سورہ فرقان آیات 27 تا 31 پارہ نمبر 19

اُس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔اور کہے گا کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔کاش میں نے فلاں شخص کودوست نہ بنایا ہوتا

اُس نے تومیرے پاس نصیحت یعنی قرآن پاک آنے کے بعد مجھے گمراہ کردیا۔اور شیطان توانسان کومصیبت پڑنے پرچھوڑ جانے والا ہے۔اور رسول ﷺ کہیں گے۔اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن پاک کوچھوڑ رکھا تھا۔اس طرح ہم نے مجرموں کو ہرنبی کا دشمن بنایا ہے۔اور آپ کا رب رہنمائی کرنے اور مدد کرنے کوکافی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ ظالم یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان قیامت والے دن اپنے ہاتھ چبائے گا۔کہ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ قرآن اختیار کیا ہوتا ۔کاش میں نے فلاں کواپنا دوست نہ بنایا ہوتا اس نے تو قرآن آنے کے باوجود مجھے اس سے گمراہ کردیا۔یعنی اس سے بےخبر کردیا۔

خواتین وحضرات ۔

ہم قرآن پاک سے بےخبر ہیں اس لیے رسول ﷺ ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔کہ ہم نے قرآن پاک کوچھوڑ رکھا تھا۔اس طرح ہم رسول ﷺ کے دشمن بن چکے ہیں۔اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور مدد کوکافی نہیں سمجھا۔قرآن اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور مدد کا وعدہ کرتا ہے۔مگر ہم نے اسے چھوڑ رکھا ہے۔

ہم لوگ کن لوگوں کی وجہ سے قرآن پاک سے بےخبر ہیں۔رسول ﷺ کے وہ مجرم کون ہیں جوہمیں قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔اور ہم سے قرآن پاک چھڑا رکھا ہے۔وہ کوئی باہر سے آئے ہوئے لوگ نہیں۔بلکہ وہ لوگ ہیں۔جن کوہم نے اپنا قرآن سونپ رکھا ہے۔جن کوقرآن پاک کی الف ۔ب کا پتہ نہیں۔یہ ہمارے نام نہاد مفسروں کے روپ میں بھیس بدل کر ہمیں قرآن پاک سے دور رکھے ہوئے ہیں۔کوئی انسان قرآن کی بات کرتا ہے تواُسے اپنے فرقے کی بنائی ہوئی حدیثوں کے دیہان میں لگادیتے ہیں ۔ان نام نہاد مفسروں کی وجہ سے چودہ سوسال گزرنے کے باوجود قرآن پاک کواندھوں کی طرح پڑھا جارہا ہے۔اگر کوئی قرآن کا ترجمہ پڑھنا بھی چاہتا ہے تواسکی اس طرح خبرلیتے ہیں۔کہ وہ قرآن پاک سے دور ہوجاتا ہے۔آئیں ان نام نہاد مفسروں سے نہ ڈریں۔ہماری مدد اور رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔آئیں ان رسول ﷺ کے ان مجرموں اور دشمنوں کے خلاف متحد ہوجائیں اور فرقہ واریت کا سرقلم کردیں کہ۔وہ صرف اس صورت میں ہوسکتا ہے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کومضبوطی سے پکڑلیں اور فرقوں سے

توبہ کرلیں

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اوور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔تو سب نے سجدہ کیا۔مگر ابلیس نے نہ کیا۔وہ جنات میں سے تھا۔اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔تو کیا تم اس کواور اسکی اولاد کو میرے سوا ولی بناتے ہو۔حالانکہ وہ تمھارا دشمن ہے۔ظالموں کے لیے بہت بُرا بدلہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ شیطان نے میری بات نہ مان کر نافرمانی کی۔تم ایسے نافرمانوں کو مجھے چھوڑ کر ولی نہ بناؤ۔اللہ تعالیٰ کے تمام نافرمان جو قرآن پاک کی باتوں کا مطلب اُلٹ بتاتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگ شیطان ہیں اور شیطان کی اولاد ہیں۔ان کو اپنا ولی نہ بناؤ۔یہ لوگ ظالم یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔اور ہمارے دشمن ہیں۔

سورہ البقرہ ۔آیت 34۔پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے حکم نہ مانا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نا ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہو گیا۔مسلم کا مطلب فرمابردار اور فرمابردار کا الٹ یعنی متفاد ہے کافر ۔یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان کو کافر کہتے ہیں۔

آئیں قرآن پاک سے کافر بننے کا طریقہ دیکھتے ہیں۔جس سے انسان الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔یعنی کفر کے راستے پر واپس چل پڑتا ہے۔اور کافر بن جاتا ہے۔ اور مسلم نہیں رہتا۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔اور مسلم نہیں ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنادیں گے۔اور تم کفر کربھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو مسلم کی حالت میں موت نہیں آئے گی۔بلکہ کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔تو وہ کافروں میں سے ہو گیا۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتے۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

خواتین وحضرات

جب آپ جان چکے ہیں کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔تو ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔کہ وہ قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہیں کرتے۔اس لیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے راستے پر چلنے والے ہوتے ہیں۔یعنی کافر ہوتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہوتے ہیں۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔یعنی شیطان کی طرح نافرمان ہوتے ہیں۔

- سورہ البقرہ آیات 168 تا 171 پارہ 2

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاک چیزیں ہیں۔ان میں سے کھاؤ۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔بے شک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔وہ تمھیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو۔جس کا تمھیں علم نہیں۔اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔تو انہوں نے کہا کہ وہ اس کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں۔اور نہ ہدایت پر ہوں۔اور ان کی مثال جو کافر ہیں۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار کے کچھ نہیں سنتی وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔پس وہ عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔انہوں نے اللہ پر وہ باتیں کہیں ہیں۔جن کا انہیں علم نہیں ہے۔یہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے۔تو قرآن پاک کے بجائے اپنے باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں۔چاہے ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑ کر باپ دادا کے راستے پر چلنے والوں یعنی فرقہ پرستی کرنے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرے، گونگے اور اندھے وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں اور قرآن کو کچھ نہیں سمجھتے اور باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے، بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کرسکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست مرتد ہیں۔اور یہ ان کی ساری خوبیاں ہیں۔اندھا بہرا اور مردہ۔اب جب ہم اندھے بہرے اور مردہ والی آیات دیکھیں گے تو فوراً پہچان لیں گے۔کہ یہ مرتد لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

زرا اپنے آس پاس نظر دوڑائیں۔زرا لوگوں کا قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ چیک کریں۔یا تو صرف عربی میں پڑھیں گے۔جن کی ان کو بلکل سمجھ نہیں آتی۔یا اگر کبھی قرآن پاک کو سمجھنے کا احسان بھی کرنا چاہیں گے۔تو اندھوں کی طرح نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی تفسیر پڑھ کر فارغ ہو جائیں گے۔یہ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کی یا نام نہاد مفسر کی رضا معلوم کی۔یہ رسول ﷺ کے نعرے لگانے والے انکے لائے ہوئے کلام کے ساتھ کیا کررہے ہیں۔کاش یہ نام نہاد مفسروں کے بجائے رسول ﷺ پر اعتماد کرتے۔تو کافر نہ ہوتے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست کافر ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا اور انہوں نے شیطان کی طرح تکبر کرکے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کی۔اس طرح شیطان کے قدموں کی اطاعت کی۔کیونکہ وہ اپنے فرقوں یعنی نام نہا مفسروں کے لیے چلا رہے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 209۔پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آگیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگائے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

سورہ نور آیت 21 پارہ 18

اے ایمان والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ایمان والو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو ۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔ تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔ تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔ یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہ کرسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

سورہ النحل۔ آیات 63 تا 64۔ پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔ پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔ پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔ تا کہ آپ ان پر واضح کردیں۔ جس بات میں انہوں نے ختلاف کیا۔ اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تا کہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کردیں۔ یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔ جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔ مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیتا ہے۔ حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔ لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔ مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں

سورہ فرقان۔ آیت 30 تا 31۔ پارہ 19

رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا۔ یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔ جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے ہم نے کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور رہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ یہ گواہی رسول ﷺ مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔ جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات!

مختلف قسم کے دشمن ہوتے ہیں۔ اور جو رسول کے دشمن ہوتے ہیں۔ وہ مجرموں میں چنے ہوئے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ زاتی دشمنی نہیں ہوتی۔ زاتی دشمنی تو معاشرے کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ اس دشمنی کا سبب اللہ تعالیٰ کے پیغام سے دشمنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نیچا دکھانا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نیچا دکھانا ہوتا ہے

لوگوں کی گمراہی کا یہ حال ہے۔ کہ اب وہ سرعام کہنے لگے ہیں۔ کہ رسول ﷺ زمین اور آسمانوں کے مالک ہیں۔ ان کے کہنے سے ملکیت بدل تو نہیں جائے گی۔ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام سے دشمنی کررہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پورے قرآن پاک میں کہتے ہیں۔ کہ زمین اور آسمانوں میں صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے۔ اور رسول ﷺ نے یہی پیغام سنایا۔ نام نہاد مفسر کا مقصد اس طرح کی باتوں سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغام سے گمراہ کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح کا رویہ ہر دور میں ہر رسول کے ساتھ رہا۔ جیسے موسیٰ کے مقابلے پر فرعون تھا۔ اور اب رسول ﷺ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست کھڑے ہیں۔

اور اس طرح نام نہاد مفسر اور فرقہ پرستوں کا مقصد لوگوں کو اپنی خواہش کا تابعدار بنانا ہوتا ہے۔ حالانکہ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔ جس کا ایک صفاتی نام فرقان ہے۔ یعنی قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

سورہ زخرف آیات 22 تا25 پارہ25

بلکہ وہ کہتے ہیں۔کہ بیشک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک ہی طریقے پر پایا ہے۔اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔اور اس طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا۔تو وہاں کے لوگوں خوشحال لوگوں نے یہی کہا۔کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے۔اور ہم اُن کے نقش قدم کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان کے رسول نے کہا۔اگر چہ میں اس سے بہتر ہدایت لے آؤں۔جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔وہ بولے جو پیغام تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ہم اُس کے نافرمان ہی رہیں گے۔پھر ہم نے اُن سے بدلا لے لیا۔پھر دیکھ لو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

خواتین وحضرات

یہ حال ہمارا بھی ہے۔کسی کو قرآن پاک سے کوئی آیت دکھائیں۔تو اسکے باوجود لوگ اپنے باپ دادا کا فرقہ چھوڑنے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔یہ رسول ﷺ کے نافرمان ہیں اور قرآن پاک کے نافرمان ہیں۔کیونکہ ہم نے رسول ﷺ کے پیغام کو قبول ہی نہیں کیا۔اور اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ہم بھی فرقوں کی صورت میں کئی اُمتوں میں بٹ چکے ہیں۔اور رسول کی ہدایت یعنی قرآن پاک کو اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ہم نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلایا ہے۔اسلیے ہم پر بھی عذاب آرہے ہیں۔

سورہ لقمان آیات 20 کا دوسرا حصہ تا 24 پارہ 21

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔اور وہ احسان کرنے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط سہارا تھام لیا۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتادیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو دکھا رہے ہیں۔یہ وہ انسان ہوگا۔جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔یعنی مسلم بن جائے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن جائے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔یعنی سہارا تھام لیا۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتادیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو جہالت کی وجہ سے آپ کے ساتھ جھگڑے۔تو اس کے لیے ایک ہی جواب ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگر چہ شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔یعنی ان لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔جبکہ صرف باپ دادا کے راستے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ایک احسان کرنے والے انسان کو دیکھا۔جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکایا ہوا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو تو اُس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔اور اس کے مقابلے میں ایک فرقہ پرست کو دیکھا۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔جو باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والا ہے۔اس کے لیے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتادیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

سورہ عنکبوت آیت 18 پارہ 20

اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔اور رسول کا کام تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم نے قرآن کو جھٹلا دیا تو گویا رسول کو جھٹلا دیا۔کیونکہ رسول ﷺ نے ہی تو قرآن کا پیغام ہم تک پہنچایا ہے۔پہلی اُمتیں رسول کا لایا ہوا پیغام بہانے بہانے سے جھٹلا دیتی تھیں۔ہم لوگوں نے بھی رسول کی اطاعت کی آڑ کے بہانے سے قرآن کو جھٹلا رکھا ہے۔اور فرقے بنا رکھے ہیں اور قرآن چھوڑ رکھا ہے یعنی رسول ﷺ کو جھٹلا رکھا ہے۔

سورہ انعام آیات 109 تا 112 پارہ 8

اور وہ اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں۔کہ اگر انکے پاس کوئی معجزہ آجائے۔تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔اور تمھیں کیا معلوم ہے۔کہ اگر وہ معجزے آ بھی جائیں۔تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اور ہم اُنکے دلوں اور آنکھوں کو اُولٹ دیں گے۔جیسے پہلی مرتبہ وہ قرآن پاک پر ایمان نہیں لائے تھے۔اور ہم اُنہیں اُن کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے اور اور مُردے اُن سے باتیں کرتے۔اور ہر چیز اُن کے سامنے لا کر جمع کر دیتے۔تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ہاں البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔لیکن ان میں سے اکثر لوگ جاہل ہیں۔اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن شیطان پیدا کیے۔جو انسان اور جن تھے۔اور وہ ایک دوسرے کو جھوٹی باتیں دھوکہ دینے کو سناتے رہتے ہیں۔اور آپ کا رب چاہتا۔تو وہ یہ کام نہ کر سکتے۔پس آپ ﷺ انہیں اور جھوٹ بنانے والے کو چھوڑ دیجیے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے کہا۔کہ آپ معجزہ لے آئیں تو ہم اس قرآن پاک پر ایمان لے آئیں گے۔یعنی قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا سچا کلام مان لیں گے۔اور اس کی اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور انکے فرمائیشی معجزے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے دل اور انکھوں کو اُلٹ دیں۔جیسے کہ وہ پہلے قرآن پر ایمان نہیں لائے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر رسول ﷺ ان کے لیے دنیا بھر کی چیزیں بھی لے آئیں۔تو یہ اس قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اور بات ہے۔اس طرح شیطان جو انسان اور جن دونوں ہوتے ہیں۔جو ہر نبی کے دشمن ہوتے ہیں۔اب جو قرآن پاک کی بات کو نہ مان کر فرقے بنائیں گے۔وہ نبی ﷺ کے دشمن ہیں۔اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔یعنی شیطان کی طرح نافرمان ہیں۔

اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن شیطان پیدا کیے۔جو انسان اور جن تھے۔اور وہ ایک دوسرے کو جھوٹی باتیں دھوکہ دینے کو سناتے رہتے ہیں۔اور آپ کا رب چاہتا۔تو وہ یہ کام نہ کر سکتے۔پس آپ ﷺ انہیں اور جھوٹ بنانے والے کو چھوڑ دیجیے۔

سورہ ص۔آیات 71 تا 88۔پارہ 23

جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔تو جب میں اسے درست کر دوں۔اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔چنانچہ سب فرشتوں نے مل کر اسے سجدہ کیا۔سوائے ابلیس کے جس نے تکبر کیا۔اور کافروں میں سے ہو گیا۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔اے ابلیس جس انسان کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔اسے سجدہ کرنے سے کس بات نے روک دیا۔کیا تو نے تکبر کیا۔یا تو تھا ہی اونچا درجہ رکھنے والوں میں سے۔کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں۔کیونکہ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا نکل جا یہاں سے تو یقیناً مردود ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر میری لعنت رہے گی۔وہ کہنے لگا میرے رب۔مجھے اس وقت تک مہلت دے جب لوگ دوبارہ اٹھائیں جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔بے شک تمہیں مہلت دی جاتی ہے۔اُس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔وہ کہنے لگا تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا۔سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بس یہی سچ ہے اور میں سچ ہی کہتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان سب سے بھر دوں گا۔جو تیری اطاعت کریں گے۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد تمہیں خود ہی اس کی خبر ہو جائے گی۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم فرما رہیں ہیں۔کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔نہ ہی میں کوئی تکلف کر رہا ہوں۔بلکہ یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد یعنی قیامت والے دن تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کی نصیحت تھی۔

ان آیات میں قرآن پاک کو نصیحت کے نام سے پکارا گیا۔نصیحت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہیں۔شیطان ان کو گمراہ نہیں کر سکتا۔جو

قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرنے والے ہیں۔قیامت والے دن سب اس بات کو جان لیں گے۔کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نصیحت تھی۔اور یہ رسول ﷺ کی تبلیغ تھی۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا۔سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں ۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہیں۔کیا ہم قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کرنے والے ہیں۔اگر ہم قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔کیا ہم نے ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب نہیں سنا کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور نہ ہی میں تکلف کررہا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد تمہیں خود ہی اس کی خبر ہو جائے گی۔

سورہ طٰہٰ۔آیات 116 تا 127۔پارہ 16

ورجب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اِسے سجدہ کیا مگر اُس نے حکم نہ مانا لہٰذا ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے۔پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ یہاں تو تم نہ بھوکے رہتے ہو۔نہ ننگے رہتے ہو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ، پھر شیطان نے آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا۔اے آدم میں تمہیں ایک درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔آخر ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا جس سے ان کے ستر ان پر ظاہر گئے۔تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگ گئے۔اور آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی لہٰذا وہ بھٹک گیا پھر ان کے پروردگار نے اُنہیں چن لیا۔ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا،تم دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہو گا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اُن لوگوں کو اندھا کر کے اٹھائیں گے جنہوں نے یہ رویہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ رکھا جس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو بھلا رکھا تھا اس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو بھلا دیں گے کیونکہ یہ لوگ حد سے بڑھنے والے تھے اللہ تعالیٰ کی حدود یعنی قرآن پاک کی حد چھوڑ کر آگے بڑھنے والے تھے اور اپنے رب کی آیات نہیں مانتے تھے ایسے لوگوں کو اسی طرح کی سزا ملے گی اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جب انسان اور شیطان کو جنت سے زمین پر منتقل کیا تو ساتھ یہ بھی نصیحت کی کہ تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب آئے گی تو جو کوئی میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا۔تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا تو اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو جو سلوک تم نے ان آیات کے ساتھ کیا تھا اس کی طرف آنکھیں بند کیئے رکھیں تو وہی سلوک میں نے کیا کہ تو اندھا بنا ہوا تھا وہی بنا کر اٹھایا جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو نے انہیں بھلا رکھا تھا آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ کی آیات بھلانے والے لوگ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سزا کا یہ سلوک کریں گے کہ دنیا کہ زندگی بھی تکلیفوں میں گزرے گی۔اور آخرت میں اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ باقی رہنے والا یعنی ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہے گا۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک سے پہلے بھی جتنی کتابیں آئیں ان کے صفاتی نام بھی ہدایت اور نصیحت تھے اور اس قرآن پاک کے صفاتی نام نصیحت اور ہدایت بھی ہیں۔

کیا ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔اگر ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ جو کوئی

میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔ اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔ اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

سورہ البقرہ آیات 34 تا 39 پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا۔ کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اُس نے حکم نہ مانا۔ اور تکبر کیا۔ اور کافروں میں سے ہو گیا۔ اور ہم نے حکم دیا۔ کہ اے آدم تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو۔ اور جہاں سے جی چاہے خوب کھاؤ۔ اور اس درخت کے قریب نہ جانا۔ ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے اُن کو دھوکہ دیا۔ اور اُسے اُس مقام سے نکلوا دیا۔ جہاں وہ دونوں تھے۔ اور ہم نے کہا۔ کہ تم سب نیچے اُتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور زمین میں تمھارے لیے ایک ٹھکانہ ہے۔ اور تمھیں وہاں ایک مقرر وقت تک فائدہ اُٹھانا ہے۔ پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔ بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ہم نے کہا۔ کہ تم سب اس جنت سے نیچے جاؤ۔ اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی اطاعت کریں گے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی ہونگے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جنت سے اُترنے سے پہلے نصیحت کی۔ کہ میری طرف سے ہدایت آئے گی۔ جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا۔ اُسے کوئی غم اور پریشانی نہیں ہوگی۔ اور جو کفر کریں گے اور جو ہماری آیات کو جھٹلا دیں گے۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

اگر ہم قرآن پاک کی ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں

ہم قرآن پاک کی ہدایت پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم گمراہ ہیں۔ اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔ کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا۔ کہ میری طرف سے ہدایت آئے گی۔ جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا۔ اُسے کوئی غم اور پریشانی نہیں ہوگی۔ اور جو کفر کریں گے یعنی فرقے بنائیں گے۔ اور ہماری آیات کو جھٹلا دیں گے۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ کفر کرنے والے لوگ قرآن پاک میں اُن لوگوں کو کہا گیا ہے۔ جو فرقے بنانے والے ہیں۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیے کافر کسے کہتے ہیں۔

سورہ اعراف۔ آیات 11 تا 18۔ پارہ 8

اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روک دیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو یہاں سے نیچے اتر۔ تیرے لیے نہیں کہ تو یہاں س میں تکبر کرے۔ بس نکل جا۔ بے شک تو گھٹیا میں سے ہے۔ اُس نے کہا مجھے اُس دن تک مہلت دے جب یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک تجھے مہلت دی جاتی ہے اُس نے کہا۔ چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل جا البتہ جو بھی ان میں سے تیری اطاعت کرے گا۔ تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں شیطان، اللہ تعالیٰ کو جواب دیتا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا طریقہ بتاتا ہے کہ میں لوگوں کو سیدھے راستے پر آنے نہیں دوں گا ان کو ہر طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی تیری کتاب کی طرف آنے نہیں دوں گا۔ یہ شیطان دراصل اپنا بدلہ لے رہا ہے کہ اس انسان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے گمراہ کیا ہے لہٰذا اب میں بھی اسے گمراہ کر کے رہوں گا۔ سیدھا راستہ قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے اور اس سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا صفاتی نام بھی سیدھا راستہ تھا کیا ہم سیدھے راستہ پر ہیں یا کسی شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات !۔

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔ چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔

اگر ہم قرآن پاک کے سیدھے راستے پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی سیدھے راستے پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ لوگوں میں سے جو بھی شیطان کی اطاعت کرے گا۔تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

سورہ الحجر آیات 26تا43 پارہ 14

اور بے شک ہم نے انسان کو گلے سڑے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو اس سے پہلے ہم نے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔

جب آپ کے پرودگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔تو جب میں اسے درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔ پس سب کے سب فرشتوں نے اسے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہو گیا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔اس نے کہا مجھے یہ گوارہ نہیں ہوا کہ میں اپنے انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں سے نکل جا کیونکہ تو نافرمان ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے وہ کہنے لگا اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے ۔جس دن مرُدے اٹھائے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے اس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔وہ بولا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔میں بھی ان کو دنیا میں گناہ خوشنما کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔میرے غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا۔ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے۔تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو اپنی کتاب دکھا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بھی میرے سیدھے راستے پر ہو گا اس پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام سیدھے راستے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگوں پر شیطان اپنا وار نہیں کر سکتا سیدھے راستے کو چھوڑ کر شیطان کی اطاعت کرنے والوں کیلئے جہنم کا وعدہ ہے۔سیدھا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اور پہلی کتابوں کا بھی صفاتی نام تھا

خواتین وحضرات !

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔ وہ کہہ رہا ہے۔میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔میں بھی ان کو دنیا میں گناہ خوشنما کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو جواب دیا۔یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔میرے غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے۔تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات !

گر ہم قرآن پاک کے سیدھے راستے پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی سیدھے راستے پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 61 تا 69 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اس نے کہا کہ میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا کہنے لگا دیکھ تو کیا یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر عزت دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو بس چند ایک کے سوا اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جو ان میں سے تیری اطاعت کریں گے تو بے شک دوزخ تم سب کی بھر پور سزا ہے اور ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اس کو اپنی آواز سے بہکا لے اور ان پر سوار اور اپنے پیادے چڑھا اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ اور جو وعدے شیطان ان سے کرتا ہے وہ سب دھوکہ ہے بے شک میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا رب وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے

اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جس کسی کو تم پکارتے ہو وہ تمہیں بھول جاتا ہے پھر جب وہ خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔ اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے کہ تمہیں خشکی کی جانب لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی وکیل نہ پاؤ یا تم بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں سمندر میں دوبارہ لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہیں نافرمانی کے بدلے میں غرق کر دے پھر تم اپنے لئے اس بات پر ہمارا کوئی پیچھا کرنے والا نہ پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ شیطان سے کہہ رہے ہیں۔ میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔ تیرا زور صرف ان پر چلے گا۔ جو تیری اطاعت کریں گے۔ جو میری اطاعت کریں گے ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔ کیونکہ وہ صرف میری سنیں گے۔ اور تیرا رب وکیل ہونے کے لیے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے۔ جو اپنی نافرمانی کے بدلے میں عذاب دے۔ تو کوئی اللہ تعالیٰ کا پیچھا نہیں کر سکتا۔ اس بات کے لیے تمھارے پاس کوئی وکیل نہیں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا پیچھا کر سکے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔ کیا یہی وہ انسان ہے جس کو تو نے مجھ پر عزت دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو بس چند ایک کے سوا اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جو ان میں سے تیری اطاعت کریں گے تو بے شک دوزخ تم سب کی بھرپور سزا ہے۔

سورہ رعد آیات 18 تا 19 پارہ 13

جنہوں نے اپنے رب کو قبول کر لیا۔ ان کے لیے بھلائی ہے۔ اور جن لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں۔ جو زمین میں ہیں۔ اور اُس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی ہو جائیں۔ تو وہ ضرور اپنی رہائی کے لیے دے ڈالیں۔ ان سے بدترین قسم کا حساب لیا جائے گا۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔ کیا وہ انسان جو یہ علم رکھتا ہے۔ کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ سچ ہے۔ وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے۔ جو اندھا ہے۔ بیشک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے رب کو قبول کیا۔ اُس کے لیے بھلائی ہے۔ اور جو قرآن پاک کے سچ کو جانتا ہے وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو قرآن پاک کے سچ سے اندھا ہے۔ دونوں برابر نہیں ہیں۔ قرآن پاک کے سچ کو جاننے والا ہی اللہ تعالیٰ کو قبول کرتا ہے اور قرآن پاک کے سچ سے اندھا رہنے والا کس طرح قرآن پاک سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔ ایسے لوگوں سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ان کی رہائی کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو قبول نہ کیا۔ اور نام نہاد مفسروں کو قبول کر لیا۔

سورہ شوریٰ آیت 26 پارہ 25

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی قبول کرتا ہے۔ جو ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرتے رہے۔ اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔ اور کافروں کے لے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جو مرد یا عورت ایمان والے ہوں گے۔ ایمان کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے اللہ تعالیٰ صرف ان کی قبول کرتا ہے۔ اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔ اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لے سخت عذاب ہے۔

سورہ توبہ آیات 107 تا 111 پارہ 11

اور وہ لوگ جنہوں نے مسجد ضرار کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے اور اُن لوگوں کو پناہ دینے کے لیے مسجد بنائی۔ جو پہلے سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہوں

اور البتہ وہ قسمیں کھائیں گے۔ کہ ہمارا بھلائی کے سوا اور کوئی ارادہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔ کے بے شک یہ جھوٹے ہیں۔

آپ ﷺ اس مسجد میں کھڑے نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہو۔ اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔ کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اُس کی رضا پر قائم کرے۔ وہ زیادہ بہتر ہے۔ یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔ جو گرنے

کو ہو۔ پھر اس کو دوزخ کی آگ میں گرا دے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اُن کی جو عمارت جو انہوں نے بنائی۔ ان کے دلوں میں شک ڈالنے والی ہے۔ مگر صرف کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کا مال خرید لیا ہے۔ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے لڑتے ہیں۔ وہ قتل کرتے ہیں۔ اور قتل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے زمہ یہ وعدہ تورات انجیل اور قرآن میں سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو کون پورا کرنے والا ہے۔ بس تم خوش رہو۔ اس سودے پر۔ جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آیات میں اُن لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔ جو کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلافات پیدا کرنے کے لیے مسجد ضرار بنائی یعنی فرقہ پرستی کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے مسجد بنائی۔ حالانکہ وہ قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ اُن کا ارادہ بھلائی کے سوا اور کوئی نہیں۔ مگر ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔ کہ بے شک یہ جھوٹے ہیں۔ کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا۔ کہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہو۔ اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔ کہ رسول ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اس کی رضا پر قائم کرے۔ وہ زیادہ بہتر ہے۔ یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔ جو گرنے کو ہو۔ پھر اس کو جہنم کی آگ میں گرا دے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ایسے لوگ جو عمارتیں یعنی مسجدیں بناتے ہیں۔ وہ ان کے دل میں شک ڈالنے والی ہے۔ مگر صرف یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو فرقہ واریت سے کتنی نفرت ہے۔ کہ فرقہ پر بننے والی مسجد میں رسول ﷺ کو کھڑے ہونے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف ڈالنے کے لیے ہے۔ ایسے لوگوں کی مسجد کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ وہ ایسی وادی کے کنارے پر ہے۔ جو وادی میں گرنے والی ہو۔ اور پھر ان کو لے کر جہنم میں گرے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان فرقہ بنانے والوں کے دلوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ شک میں پڑیں رہیں گے۔ یہاں تک کہ اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی مسجد کی بات کر رہے ہیں۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ وہ مسجد زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ ﷺ اِس میں کھڑے ہوں۔ یہ وہ مسجد ہے۔ جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہو۔ جس میں ایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی رضا پر قائم کی گئی ہو۔

سورہ نساء آیت 69 تا 70 پارہ 5

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ تو وہ آخرت میں اُن لوگوں کے ساتھ ہو گا۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ نبیوں صدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے ساتھی ہیں۔ یہ فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ علم رکھنے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے گا۔ تو وہ آخرت میں اُن لوگوں کے ساتھ ہو گا۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ نبیوں صدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے ساتھی ہیں۔ یہ فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ علم رکھنے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں سورہ فاتحہ میں پائے جانے والے لوگوں کا زکر ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام کیا۔ اور جو گمراہ نہیں تھے۔ قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ان بہترین انسانوں کے ساتھ ہو گا۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔ اُس جیسا ہو سکتا ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔ کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنا تا ہے۔ اوران کو پاک کرتا ہے۔ اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھا تا ہے۔ اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دوقسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پاک ہوتے ہیں۔ اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنا تا ہے۔ اوران کو پاک کرتا ہے۔ اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھا تا ہے۔ اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔ جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔ یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔ تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔ قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔ کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔ یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔ قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔ اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے۔ تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہونگے۔ اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلے۔ تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

مفسر اور فرقہ پرست قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہیں نکلتے۔ اس لیے ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

سورہ اعراف آیات 175 تا 179 پارہ 9

ن لوگوں کے سامنے اس شخص کا حال سنایئے جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں لیکن وہ ان سے نکل گیا۔ پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا چنانچہ وہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو ان آیات کے ذریعے سے بلندی عطا کر دیتے مگر وہ تو زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے اور اگر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں آپ ﷺ یہ قصے ان لوگوں کو سناتے رہا کریں شاید وہ کچھ غور وفکر کریں ایسے لوگوں کی مثال بہت ہی بری ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اپنے اوپر ظلم کرتے رہے اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں بہت سے جن اور انسان ہیں جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے گئے گزرے ہیں اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں انہی ناموں سے پکارا کرو۔ اور انہیں چھوڑ دو جو اس کی باتوں میں کجروی تلاش کرتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں جلد ہی انہیں اس کا بدلہ مل جائے گا اور ہماری مخلوق میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو سچ کی طرف رہنمائی کرتا اور اس کے مطابق انصاف کرتے ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا انہیں ہم اس طرح آہستہ آہستہ تباہی کی طرف ہی لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہو سکے گی اور میں انہیں ڈھیل دے رہا ہوں بے شک میری تدبیر کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔ کہ ان کے ساتھی کو کسی قسم کا جنون نہیں وہ تو صرف وضاحت سے خبردار کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس انسان کو گمراہ کہہ رہے ہیں، کتا کہہ رہے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ کی آیات چھوڑنے والا کتے کی طرح ہے جو ہر حال میں زبان لٹکا تا ہے اور ہانپتا ہے چاہے اس پر آپ حملہ کریں یا نہ کریں اس نے ہر حال میں ہانپنا ہے یہی کتے کی مثال اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے بھی دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے تو قرآن پاک میں بات کوئی اور کہی ہوتی ہے اور لوگ جو بات تشریح کی آڑ میں کرتے ہیں وہ ترجمے کے بالکل مطابق نہیں ہوتی گویا وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ کر جھٹلا کر کسی اور بات کی ترغیب دیتے ہیں ہم لوگوں کا حال بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آیات دیں تو ہم نے اسے جھٹلا دیا اللہ تعالیٰ کی آیات سے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک نہ دیتے تو بھی ہم گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک دیا تو اس کو جھٹلا کر پھر بھی گمراہ ہیں کیونکہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر نام نہاد مفسروں کی غلامی کر رہے ہیں جس طرح کتا ہر حالت میں ہانپتا ہے اسی طرح ہم بھی ہر حالت میں گمراہ ہیں۔ اگر کسی کو قرآن پاک کی طرف توجہ دلائی جاتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا کر گمراہ رہتے ہیں اور اس طرح گمراہ بن جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کی مثال کتے کی طرح ہے ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جھٹلانے والے لوگ خود پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ اس طرح وہ گمراہ بن جاتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے گئے گزرے ہیں اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور انہیں چھوڑ دو جو اس کی باتوں میں عیب تلاش کرتے ہیں۔جو کچھ وہ کرتے ہیں جلد ہی انہیں اس کا بدلہ مل جائے گا اور ہماری مخلوق میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو سچ یعنی قرآن پاک کی طرف رہنمائی کرتا اور اس کے مطابق انصاف کرتے ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا انہیں ہم اس طرح آہستہ آہستہ تباہی کی طرف ہی لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہو سکے گی اور میں انہیں ڈھیل دے رہا ہوں بے شک میری تدبیر کا کوئی توڑ نہیں ہے۔کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔کہ ان کے ساتھی کو کسی قسم کا جنون نہیں وہ تو صرف واضح خبردار کرنے والا ہے۔

ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنا تھی۔ہم آسمانوں والے رب کی طرف جھکے ہی نہیں۔بلکہ زمین والوں کی طرف جھک گئے اور اس طرح گمراہ ہو گئے۔یعنی جو نام نہاد مفسر اپنے رب بنائے۔ان کی طرف جھک گئے۔اور گمراہ ہوئے۔

خواتین وحضرات!

ہم وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔مگر اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بغیر سمجھے عربی میں پڑھ رہے ہیں۔ہم لوگوں نے جنت میں جانے کے پلان بنا رکھے ہیں۔اور ہمارے گھروں میں ترجمے والا قرآن پاک تک نہیں ہوتا۔ہر فرقہ اپنے نام نہاد مفسر کی بات کو اس طرح مانتا ہے کہ گویا وہی ان کا رب ہے۔وہی ان کا رسول ہے۔اور اسے قرآن پاک کے ترجمے سے میچ کرنا بھی گوارہ نہیں کرتے۔اور اس طرح ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے نام نہاد مفسر کی اطاعت کرتے ہیں۔یعنی شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ فرقے نہیں بنانے اور تم سب ملکر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لو۔نام نہاد مفسروں نے اللہ تعالیٰ کی بات کو رد کر دیا۔رسول کے لائے ہوئے پیغام کو رد کر دیا۔اور فرقے بنائے اور لوگوں نے فرقوں کو مظبوطی سے پکڑ لیا۔اور قرآن کو چھوڑ دیا۔بلکہ قرآن پاک کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ نام نہاد مفسر سے سمجھے بنا گمراہ ہو جاؤ گے۔یہ بات کون کہتا ہے۔یہ تمام فرقے والے کہتے ہیں۔یہ تو خود گمراہ ہیں۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے خلاف چل رہے ہیں۔رسول ﷺ جو قرآن لائے اُس کے خلاف چل رہے ہیں۔انہوں نے قرآن سے بلندی حاصل نہ کی۔اور گمراہ ہی رہے۔ہم میں اور اس انسان میں کیا فرق ہے جسے اللہ تعالیٰ کتا کہہ رہے ہیں۔اُس نے آیات چھوڑی ہیں تو ہم نے بھی چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے والوں کو کافر کہا ہے مشرک کہا ہے۔مرتد کہا ہے منافق کہا ہے۔ظالم کہا ہے۔ہم ان نام نہاد مفسروں کی غلامی کر رہے ہیں۔اور ہم بھی گمراہ ہو چکے ہیں۔اور کتے کی طرح ہر وقت جنگ کی حالت میں ہیں۔چاہے ہم پر کوئی حملہ کرے یا نہ کرے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتایا۔کہ انسان کو بلندی صرف اللہ تعالیٰ کی آیات سے حاصل ہو سکتی ہے۔اور قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کی حالت اس سے بھی بری ہے۔مگر نام نہاد مفسروں نے رسول ﷺ کی آواز کو سنی ان سنی کر دیا۔اور اس سارے واقعے کو کسی انسان سے جوڑ دیا۔اور اس طرح لوگوں کو قرآن پاک پر عمل کے بجائے ایک کہانی میں الجھا دیا۔اس طرح رسول ﷺ نے جو سبق ہمیں پڑھایا تھا۔اسے جھٹلا دیا گیا۔اس طرح قرآن پاک سے لوگوں کو روک دیا گیا۔

سورہ مجادلہ۔آیت 18 تا 22۔پارہ 28

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے سامنے بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔جس طرح تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور یہ سمجھیں گے کہ ان کا کچھ کام بن جائے گا۔سن لو یہی لوگ جھوٹے ہیں۔شیطان ان پر غالب آ گیا ہے۔جس نے انہیں اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا ہے۔یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔سن لو شیطان کی پارٹی کے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔یقیناً یہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرا رسول ہی غالب رہیں گے۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی طاقت والا اور غالب ہے۔جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔آپ کبھی انہیں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی لگائیں۔جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔خواہ وہ ان کے باپ ہوں بیٹے ہوں یا بھائی ہو یا کنبے والے ہوں۔یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح کے ذریعے ان کی مدد کی ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔جن کے نیچے نہریں بہہ رہیں ہونگی۔وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔یہی اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہے۔سن لو اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے قرآن کی نصیحت پر توجہ نہ دی تھی اسے بھلا رکھا تھا۔ قیامت والے دن وہ اللہ تعالیٰ کے آگے سچا بننے کے لیے قسمیں کھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہی لوگ ہیں جن کو شیطان نے قابو میں کرلیا ہے اور انہیں اللہ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا ہے۔ یہی قرآن پاک بھولنے والے لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں اور قرآن پاک بھولنے لوگ وہ ذلیل ترین لوگ ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یعنی جو قرآن کو چھوڑتا ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا رسول ہی غالب رہیں گے۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان بیٹھا دیا ہے اور ایک روح یعنی قرآن پاک کے ذریعے ان کی مدد کی ہے۔

ایمان رکھنے والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اسکی اطاعت کرنے والے لوگ باغوں میں رہیں گے۔۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہیں ہونگی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہے۔ سن لو اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک کا ایک صفاتی نام روح ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے سورہ شوریٰ کی آیت 52 حصہ اول پارہ 25 دیکھیں۔ ترجمہ: اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ کی طرف وحی کی۔

خواتین وحضرات!

آئیں اس بات کو دوبارہ قرآن پاک سے چیک کرتے ہیں۔ سورہ نحل آیت 2 پارہ نمبر 14 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ اپنے غلاموں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح نازل کر دیتا ہے کہ تم خبردار کردو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں بس مجھ سے ہی ڈرو۔

فرقہ پرستی کتنی بڑی لعنت ہے۔ آئیں اس کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ اور رسول کی اطاعت کیا ہوتی ہے اس کو بھی دیکھتے ہیں۔

سورہ طٰہٰ آیات 85 تا 94 پارہ 16

للہ تعالیٰ نے کہا۔ بے شک ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو فتنے میں ڈال دیا ہے۔ اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔ پس موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے میں افسوس کرتا ہوا آیا۔ موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم۔ کیا تمھارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔ کیا تم پر ایک لمبی مدت گزر گئی تھی۔ یا تم نے چاہا کہ تمھارے رب کی طرف سے تم پر کوئی غضب نازل ہو۔ پھر تم نے میرے وعدے کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے اپنے اختیار سے تمھارے وعدے کی مخالفت نہیں کی۔ لیکن ہم پر قوم کے زیور کا بوجھ لادا گیا۔ تو ہم نے اسے پھینک دیا۔ پھر اس طرح سامری نے ڈالا۔ پھر اس نے ان کے لیے ایک بچھڑا نکالا۔ ایک جسم جس میں آواز تھی پھر وہ کہنے لگا۔ کہ یہ تمھارا اور موسیٰؑ کا معبود ہے۔ جو وہ بھول گیا۔ پھر کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ اور نہ ان کے نفع یا نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔ اور بے شک اس سے پہلے ہارونؑ نے ان سے کہا تھا۔ اے میری قوم بے شک تم تو اس سے امتحان میں ڈالے گئے ہو۔ اور بے شک تمھارا رب تو بڑا مہربان ہے۔ پس تم میری اطاعت کرو۔ اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ انہوں نے کہا ۔ ہم ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ اور اس پر جمے رہیں گے۔ یہاں تک کہ موسیٰؑ واپس آجائیں۔ موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا کہ جب تو نے دیکھا ۔ کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں ۔ کس بات نے تجھے روکا۔ موسیٰؑ نے کہا۔ کہ تم نے میری اطاعت نہیں کی۔ تو کیا تم نے میری حکم کی نافرمانی کی۔

ہارونؑ نے کہا اے میری ماں کے بیٹے۔ میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیے۔ بے شک میں اس بات سے ڈرتا تھا۔ کہ تو کہے گا کہ میں نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا۔ اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ موسیٰ نے جب ہارون سے کہا کہ تم نے میری بات کی نافرمانی کی۔ کیا تم نے میری اطاعت نہیں کی۔ تو ہارون نے جواب دیا کہ میں نے ان کو تفرقے سے اسی لیے بچایا۔ کہ آپ کی بات کا خیال رکھا۔ یعنی میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ بلکہ آپ کی اطاعت کی ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ فرقے اتنی بری چیز ہیں۔ کہ یہ بچھڑے کی پوجا سے بھی برے ہیں۔ یہ اس بات سے بھی برے ہیں۔ کہ جتنا موسیٰ کی قوم کا بچھڑے کو خدا سمجھنا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ جس بات کے بارے میں موسیٰ نے کہا۔ کہ میری بات کا خیال نہیں رکھا ۔ وہ یہی بات تھی۔ کہ فرقے نہیں بنانا۔ اور اس بات کا ہارونؑ نے خیال رکھا تھا۔ اسی لیے وہ اپنے بھائی کے انتظار میں خاموش تھے۔

احاطہ کتاب

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح فرقہ پرستی کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ نام نہاد مفسروں کو اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں۔ اور آپ نے دیکھا۔ کہ نام نہاد مفسر کس طرح اللہ تعالیٰ کے خلاف ہیں۔ کہ قرآن پاک کے متضاد چلتے ہیں۔ اس طرح شیطان کے قدموں کی اطاعت کرتے ہیں۔ یعنی شیطان کی طرح ہیں۔ اُس نے بھی اپنی نافرمانی کے لیے دلیلیں دیں۔ اور کافر بن گیا۔ اور نام نہاد مفسر بھی قرآن پاک کی نافرمانی کرنے کے لیے دلیلیں دیتا ہے۔ اور کافر ہے۔ یہ شیطان کی پارٹی ہے۔ جو زوال پائے گی۔ اور دنیا میں ان کے کیے جانے والے تمام اعمال بیکار جائیں گے۔ اور ان کی کوششیں ضائع ہو جائیں گی۔ کیونکہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے نہ تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کا تعلق رسول ﷺ سے بھی ختم کر دیا۔

- سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔ چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔ رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔ قرآن کا فیصلہ کیسا ہوتا ہے۔ آئیں دیکھتے ہیں۔

- سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ اور یہ کوئی ہنسی مذاق نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ ر رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کیا لکھ دیا ہے۔

- سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف تم میری غلامی کرو۔ اور ان لوگوں نے اپنے کام میں اختلاف پیدا کر لیے۔ سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جو صالح عمل کرے گا۔ اور وہ مومن بھی ہوگا۔ تو اُسکی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔ اور بے شک ہم اس کو لکھنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس بات کو لکھ دیا ہے۔ کہ جو صالح عمل کرے گا۔ اور وہ مومن بھی ہوگا۔ تو اُسکی ناقدری نہیں کی جائے گی اور بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو لکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف تم میری غلامی کرو۔ اور ان لوگوں نے اپنے کام میں اختلاف پیدا کر لیے۔ یعنی فرقے بنا لیے۔ سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جو صالح عمل کرے گا۔ اور وہ مومن بھی ہوگا۔ تو اُسکی ناقدری نہیں کی جائے گی اور بے شک ہم اس کو لکھنے والے ہیں

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے ۔اور میں تمھارا رب ہوں ۔صرف میری غلامی کرو ۔

ان آیات میں صرف اس کی نجات ممکن ہے ۔جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا اور اسکی اطاعت بھی کرنے والا ہو۔تو اُسکی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کو لکھنے والے ہیں

خواتین وحضرات

کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتے ہیں ۔اور اسکی غلامی کر رہے ہیں ۔اور ہم ایک اُمت ہیں ۔یا ہم نے فرقوں کو اپنا رب بنالیا ہے ۔اور فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں ۔اور اختلاف کا شکار ہیں ۔

سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اُسکی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی ۔اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کو لکھنے والے ہیں ۔

خواتین وحضرات !

ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں گے ۔اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ۔

سورہ عنکبوت آیت 18 پارہ 20

اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں ۔اور رسول کا کام تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے ۔

خواتین وحضرات

اگر ہم نے قرآن کو جھٹلا دیا تو گویا رسول کو جھٹلا دیا ۔کیونکہ رسول ﷺ نے ہی تو قرآن کا پیغام ہم تک پہنچایا ہے ۔پہلی اُمتیں رسول کا لایا ہوا پیغام بہانے بہانے سے جھٹلا دیتی تھیں ۔ہم لوگوں نے بھی رسول کی اطاعت کی آڑ کے بہانے سے قرآن کو جھٹلا رکھا ہے ۔اور فرقے بنا رکھے ہیں اور قرآن چھوڑ رکھا ہے یعنی رسول ﷺ کو جھٹلا رکھا ہے ۔

سورہ توبہ آیات 17 تا 18 پارہ 10

مشرکوں کو یہ حق نہیں ۔کہ وہ اپنے کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں ۔یہ وہ لوگ ہیں ۔جن کے اعمال ضائع ہوگئے ۔اور وہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے ۔اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کر سکتے ہیں ۔جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں ۔اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ۔اور زکواۃ دیتے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ۔امید ہے ۔کہ یہی لوگ ہدیت پانے والے ہیں

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کفر کرتے ہوئے یعنی فرقے بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں ۔فرقہ بنانے والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کر دیں گے ۔اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے ۔

سورہ حشر آیات 18 تا 21 پارہ 28

اے ایمان والو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اور انسان کو چاہیے کہ دیکھے کہ اُس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے ۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔بے شک اللہ تعالیٰ خبردار ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔

اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو ان کی جانیں بھلا دیں ۔یہی لوگ نافرمان ہیں ۔جنت والے اور جہنم والے برابر نہیں ۔جنت والے ہی کامیاب ہیں ۔

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑوں پر نازل کرتے ۔تو آپ دیکھتے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ۔اور یہ مثالیں ہم لوگوں لیے بیان کرتے ہیں ۔تا کہ وہ غور وفکر کریں ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

کہ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو ان کی جانیں بھلا دیں ۔یہی لوگ نافرمان ہیں ۔جنت والے اور جہنم والے برابر نہیں ۔جنت والے ہی کامیاب ہیں ۔یعنی فرمابردار لوگ کامیاب ہونگے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جولوگ اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کی جانیں بھلا دیتے ہیں۔

یہی لوگ نافرمان ہیں۔یعنی جہنمی ہیں۔اور یہ جنت والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔کیونکہ یہ تو ناکام لوگ ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب سوال یہ ہے کہ ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کو یاد کریں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتیں کریں۔کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی بھولنے نہ پائے۔اور ہمیں ہماری جانیں بھی یاد رہیں۔ اور جنت والے بھی بن جائیں۔یعنی کامیاب لوگ بن جائیں۔

اس کا طریقہ صرف اور صرف قرآن پاک ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اگر ہم اس قرآن پاک کو پہاڑوں پر نازل کرتے۔تو آپ دیکھتے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے ٹکڑ ے ٹکڑے ہو جاتا۔اور یہ مثالیں ہم لوگوں لیے بیان کرتے ہیں۔تاکہ وہ غوروفکر کریں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اپنے آخری رسول ﷺ پر نازل کیا۔یعنی رسول ﷺ کے زریعے قیامت تک آنے والے لوگوں پر نازل کیا۔آپ کا سلوک اس کے ساتھ کیسا ہے۔یہ سوال ہے۔اس کا جواب آپ نے دینا ہے۔زرا سوچیں۔کیونکہ یہ ایسی کتاب ہے۔اگر پہاڑوں پر نازل کی جاتی۔تو وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔

خواتین وحضرات!

یہ قرآن آپ پر یا آپ کی طرف نازل ہوا ہے۔کیا آپ اس میں غور کرتے ہیں۔آپ کی مثال میں آپ کے مدمقابل پہاڑ کھڑا ہے۔وہ ٹکڑے ہو جاتا۔مگر آپ کا کیا حال ہے۔آپ پر قرآن پاک اثر کرتا ہے یا نہیں۔کیا آپ پہاڑ سے زیادہ سخت ہیں۔